الحمد للہ ... وصلی علی رسولہ الکریم

نثار رحمت کہ از تصانیف ... سپہر سخنوری ... جناب مولوی محمد محسن صاحب ... کاکوری ...

باہتمام ... ابو الحسنات قطب الدین احمد بار دوم ماہ جون سنہ ۱۹۰۴ء ...

مطبع ... لکھنؤ ...

بسم الله الرحمن الرحیم

دیباچه مثنوی صبح تجلی از نتائج افکار طبع همایون منشی محمد اکرام الله صاحب المعروف منشی اکاکوروی متخلص افسون انسپکٹر پولیس ضلع اٹاوه

لمؤلفه

خداوندا شب معراج کن صبح بیانم را
پر جبریل گردان خامهٔ عنبرفشانم را

ز مهر صبح کیست شام افزون بیانی
که جای ذره در پرواز دارد [illegible]

نگارستان اوا آخطار ساقی کوثر
چکد [illegible] ساغر [illegible]

مکانم نقش پای ساکنان لامکان بادا
توان [illegible] ازلی نشان نامه

کلام من ز فهم هر کس و ناکس نمی آید
زبان از [illegible] شد [illegible]

برای فکر برق آهنگ آهنگی دگر دارد
پیمبر تا درین میدان کمی گیرد عنانه

اگر افسانهٔ رنگین من چشم جهان بیند
خیال سحر ساحر باد افسون باید

تجلی صبح سخن بدرخشانی مهر ثنای خداوندیست که عالم بشب [illegible] ذره دار با سینه افروز داغ نیاز ادست زاهد خشک مزاج آفتاب چهره گرمی شوق گداز

ای در دل هر ذره از مهر تو تاثیری
[illegible] هر ذره [illegible]

ظاهر شده بر عاشق در گردش [illegible]
هر ذره ثنای [illegible]

اما بعد دیدن انوار دیدهٔ ... از الهام ایزدی ... که سیرهٔ شیرین ... از ... معنوی ... و ... صبح تجلی از مطلع طبع سخنوری دمیده است. تجلی صبح از جا آگاهی است ... صبح کشید ...

چیست که صبح و شام او در قدم چه باد	دلش ... نور ارادت

از اینجاست که نامه را شاخ تجلی طور سینا است. نام او ... الا ... بوحی - گرد از کلکش اگر ... حاجیان است - صریر کلکش صدای ... قنادیل حرم دو ... رنگینش - محراب کعبه ذات قدر آگینش - زیر زبرش ... جهان ... الفاظش ... - بیاض ... تجلی که ... سواد الفاظش سویدای دیده حور ... - ... تیغ شیرازه بندی کتابش - هنگام ... غبار وادی ایمن خاک راه است - لباس مردم دیده اهل الابصار جامه قلم پاک او - ... الانوار - قطرات ... سدرة المنتهی اطیار - ... خضر از چشمه حیوان آبیاری ... آیینه ... بیضا ... ساعتها ... غلاف کعبه عالی نهاد - تعالی الله کلیم کلامی که طور سخن ... فرخنده ... سوخته آتش ... ابراهیم ... گلستان ... - سیاهی بنفشه او ... کشید - ... امید - از گلهای غنایش بوی ... شنید - ... گلشن معنی ... شکوفه ... شکفتن و لاله از این چمن ... آتش ... سنبل ... لعل ... دانی و ... الفاظش ... آموزگاران کتب معانی باد - ... سخن ... شاخ ... سبحان ... آباد

صبح تجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت اصبح کرم صلی اللہ علیہ وسلم

۸۴۲ سنہ ۱۲۸۹ ہجری ۴۴۸

بیضاوی صبح کا بیان ہے ... تفسیر کتاب آسمان ہے
ہے خاتمہ شب دل افروز ... دیباچہ نگار نسخہ روز
آثار سحر ہوئے نمایان ... سیپارہ لیے ہوئے ہے دوران
والیل کو ختم کر چکا ہے ... آمادہ دور والضحیٰ ہے
عنوان فلک ہے دُرِّ منشور ... لوح زریں ہے سورۂ نور
اطراف بیاض مطلع صاف ... والفجر کے حاشیے پہ کشاف
معمورۂ دہر تا بیابان ... ہمطالع کشور بدخشان
ہر دشت ہے مثل دشت ایمن ... ہر کوہ برنگ طور روشن
عالم میں ہے آفتاب تا سر ... آب حلب و ہوای کشمیر

گردوں سے [illegible] فضا میں [illegible] ... [illegible] مریانی

آنکھیں نظارے کی طرح سیاہ کار ... نظارے کا [illegible]

منظور ہے حسن کا تماشا ... ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا

مشرق سے غرب تک پریشاں ... یوسف سے [illegible] کنعان

وہ سورۂ یوسف کی تجلی ... یہ مطلع مصر کی [illegible]

پستی کا وداغ آسماں ہے ... اوج افلاک [illegible]

وہ ہے بلغ العلی کی تفسیر ... یہ ہے کشف الدجی کی تعبیر

مضمون طلوع صبح صادق ... مشہور روایت مشارق

موقوف حدیث شب کی تصحیح ... رکھ دیجیے طاق پر مصابیح

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے ... انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے ... مریخ کی سست مشتری ہے

رو پوش ہے پیر چرخ اخضر ... ظلمت کا سیاہ کر کے ابتر

اہل دل کہکشاں سے ہیں منور ... پروانہ نویس شمع کافور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ ... انجم پہ ہے دن کا قافیہ تنگ

ہے فکر سپہر رات بھر کی ... کیا بات ہے مطلع سحر کی

ہر مطلع صبح صادق استاد ... از دیدہ نوشت صاد بر صاد

ہے وقت اخیر شب خلاصا ... الواح زبرجد فلک کا

ہنگام سپیدۂ سحرگاہ / ساعات میں روز و شب کے واللہ
اک مخبر صادق البیان ہے / پیغمبر آخر الزمان ہے
کیفیت وحی میں ہی بلبل / ہی وقت نزول مصحف گل
سبزہ ہے کنار آب جو پہ / یا خضر ہی مستعد وضو پہ
نوبت ہی صدا سے قران کی / تیاری ہی باغ میں اذان کی
ہی تکبیر فاختہ سے / قد قامت سرو دلربا ہی
اک شاخ رکوع میں رکی ہی / اور دوسری سجدے میں جھکی ہی
سوسن کی زبان پر مناجات / جاری لب جو سے التحیات
تسبیح شگوفہ ہا مدور / تحمید پاک رب [illegible]
پھیلی ہوئی بو سے گل چمن میں / اور صل علیٰ کا غل چمن میں
غنچے میں ہے خامشی کا عالم / یا صوم سکوت میں ہی مریم
کیاری ہی ہر اک اعتکاف میں ہی / اور آب روان طواف میں ہی
پابندہ زکوۃ نامیہ ہے / کاشانۂ گل کو لوٹتا ہے
لایا ہے حجا پہ صبا رنگ / نافرمان ہو رہا ہے ہر رنگ
سالک ہی چمن میں نور موزون / مجذوب ہی شاخ بید مجنون
ہی صوفی صاف دل صنوبر / تحریک نسیم حالت آور
ہر تخم ہے خلوت آرمیدہ / ہر ایک ثمر خدا رسیدہ

ابدال ہیں ہر گل و نخل اوتاد — ہی قسم البدل سرو آزاد

خدمت میں بہار کی صبا ہی — سبزہ سنبل کا بال کا ہے

سجادہ بدوش لالہ یکسو — یک سو شب زندہ دار شبو

ہے استغراق نیلوفر کو — پاس انفاس ہی سحر کو

سیفی جو زبان خار پر ہی — نرگس کی نگاہ میں اثر ہے

وحدت ہی چمن میں مغز تا پوست — صادق ہے بہار پر ہمہ اوست

غنچہ نرا تو گل ہوا ہے — واصل ہے جسے یہان فنا ہی

کہتا ہے اشارتاً بجا لو — موتوا مین قبل ان تموتوا

خرقہ ہے نصیب یاسمن کو — عمامہ ملا ہے نارون کو

پیرایۂ نور ہیں سمن سے — سلطان مشائخ چمن ہے

عطار شمیم گلستان کی — ہم مرتبہ فرید بوٹی

پھولون میں ہی یون گلاب گنج آب — جیسے قلبون میں قطب اقطاب

کیوڑا گلزار پر فضا میں — غوث الثقلین اولیا میں

ہر شمع خموش فکر میں ہو — ہر طائر شوخ ذکر میں ہے

شورش میں قلندرانہ قمری — اور چشتی سبز پوش طوطی

ہی خواجۂ نقشبند دیبا — طاؤس علیہ رحمۃ اللہ

ہر کبک دری خلیل آزر — ہدہد نام خدا حبیب

اعجاز نسیم صبحدم ہے	انفاس مسیح کی قسم ہے
عالم میں وہی ہوا ہے چلتی	جو صبح الست کو چلی تھی
تقریب ہے مست نغمہ ہو	ہنگامۂ لا الٰہ سے ہو
باشان و شکوہ جلوہ فرما	شاہنشہ تختگاہ الّا
سامان ظہور کی ہے تمہید	قدرت پہ ہے ہو رہی ہے تاکید
فیض روح القدس عیان ہے	افشائے رموز کن فکان ہو
آئینہ ہو چار سوے عالم	لبریز تجلیات پیہم
ہر قطرہ ہو جوش بحر و بر	ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر
وہ شان ہو آج رنگ و بو کی	مصداق ہو جس سے شانہ کی
لبریز ہو حباب کو عطا کی	آب حیوان کی مے سحری
فرمان بقا کے سند ہوں	احکام فنا کے مسترد ہوں
کثرت وحدت میں ہو کے فانی	حاصل کرے عمر جاودانی
مہمان حدوث کا قدم ہو	امکان پہ وجوب کا کرم ہو
سیرابی تازہ روپ دکھلائے	ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے
اسرافیل اپنی صور لائیں	پھر رنگ رسیدہ کو جتائیں
مژدہ سا تحمل اپنا کریں نہ دورا	نا کارہ کے رہیں عدم کو
اللہ اللہ کیا سماں ہو	ہر شے کو حیات جاودان ہو

سرسبزی ہو باغ میں جنان کی
آمد ہے بہار بے خزان کی

لوح و قلم اور سینۂ تقدیر
پھر خط نسخ عالم پہ تحریر

ایام کا بخت پھر جوان ہے
پھر عہد شباب آسمان ہے

ہستی و عدم میں ایک سے ہیں
لا شئ کے بھی لب پہ آج نے ہیں

کیفیت خرمی سے سرور
رنگین طبیعتان محفل نور

رضوان نے کہیں سبیل رکھی
ہر کوزے میں سلسبیل رکھی

تیار کیے بحکم باری
میکائیل اک طرف نہاری

آئے لیے ساغر و صراحی
کوثر سے بھری ہوئی صبوحی

گلدستے بہشت نے بنائے
جبریل درود پڑھتے آئے

بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سے کھولے
غلمان لیے ہار حور گجرے

خاکا ہے زمین میں آسمان کا
نقشا ہے مکان میں لامکان کا

گویا اتر آئی ہے زمین پہ
مینا بازار چرخ اخضر

نازل ہوئے عرش سے فرشتے
سب حی علی الفلاح کہتے

حاضر ہوئی روح پاک آدم
دوران نے کہا کہ خیر مقدم

ہر رنگ ارم زمانہ بشگفت
طوبی لک یا ابا البشر گفت

انوار ہیں نوح کے نمایان
یا ابر کرم کا جوش طوفان

رحمت کے لباس میں چھپے دوست
شیث و ادریس و خضر و الیاس

ہیں وہ برکت سے لیے ہیں موجود ہارون و شعیب و صالح و ہود
خاتم پہ لکھے ہوئے سلیمان نقش تسخیر جن و انسان
بسم اللہ حمد و صبر ایوب الحمد کتاب شکر یعقوب
یوسف میں عزت و مناصب یونس میں ماہی و مراتب
داؤد لیے زبور پہونچے موسیٰ میں شمع طور پہونچے
سجے ہیں خلیل کا ہو جلوہ بت آکرنے لگے خدا کا سجدہ
اسحق میں ذبح آگئے لقمان میں مسیح آگئے
تھے حسن فروش و جلوہ مشتاق ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق
انواع محاسن کمالات اقسام صفات و عمدہ حالات
جو کچھ اپنا ہوا ازل سے ہونے والا ہے جو کچھ آگے
ہر کنج جہان حضرات ناسوت راز ملکوت و سر لاہوت
توحید کی شان راست بازی تجرید کی وضع بے نیازی
استغنا ہمت کا سب تسلیم اقبال کے ساتھ تمکنت و دیہیم
دانش و انا سے سرنگون سرمایۂ نازش فلاطون
وہ نظم فصیح جسکا سحبان طفل ناخواندہ دبستان
وہ دولت و جاہ روز افزون جسکے بندوں میں تھا فریدون
خاتم کا وہ وصف جود کامل عدل نوشیروان عادل

حکمت مفتاح قفل مقصود | علم آئینۂ شہود مسجود
ہر گوہر قلزم ولایت | ہر نیر مطلع ہدایت
صدیق کا صدق و استواری | عثمان کا حلم و بردباری
آوازہ عمر کی صفائی کا | اور دبدبہ مرتضیٰ علی کا
ریحان بہشت روح پرور | خلق حسن شگفتہ منظر
رنگینی لالہ زار ایمان | جانبازی سید شہیدان
آثار مجاہدین ابرار | انوار مہاجرین و انصار
مقبولی بایزید و ادہم | محبوبی خاص غوث اعظم
عرفان ابو سعید و کرخی | درویشی شبلی و جنید و بلخی
گستاخی عاشقان مغرور | رسوائی دار و گیر منصور
عشق آفت عاشقان جانباز | حسن آئینۂ تجلی ناز
مجنون و ہجوم حسرت دل | لیلیٰ و ہم ساربان و محمل
القصہ یہ دیکھ کر تماشا | حیرت ہوئی آنکھ کے پہلو اُٹھا
کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان | کھلتا نہیں کچھ یہ سر پنہان
خورشید فلک کے سائبان میں | یوسف ہے غبار کاروان میں
خلوتکدۂ حسن ہے زمانہ | اور جلوۂ صبح شاہانہ
تحفے ہیں نئے رنگ ہیں چمن کے | گھر سے ہو کر روپ ہیں دلہن کے

خورشید ظہور کا شرف ہی
معراج نظر کو ہر طرف ہی

مظہر کا خطاب میرزا ہی
منظر کا لقب ابو العلا ہی

شبنم کو دم فلک آبی
مٹی مین کمال بوترابی

ہر قطرے کے مین آب و تاب گوہر
ہر موج شعاع مہر انور

آفاق مین ہے تجلی نور
پاشان نزول جلوۂ طور

کرتا ہی فلک سجود پیہم
مائل بزمین ہی عرش اعظم

اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی
سب کھلگئی لامکان کی قلعی

ہر گرد کو چلی گئی ہے کیا نار
آتشکدے گل ہوے ہین یکبار

پانی طوبی کی جڑ مین پہونچا
جو خشک ہوا ہے بحر ساوہ

ہی خاک کی طبع مین روانی
جو دشت سماوہ مین ہی پانی

چلتے ہین یہ کس ہوا کے جھونکے
ہوش اڑتے ہین جنبشی کا ہنوکو

اندھا وہ قضا نے لین کا لام
ابلیس کی فوج مین ہے کہرام

بت مہر سکوت بر دہان ہی
بتخانون مین شور الامان ہی

کیسکی شوکت کا زلزلے ہی
قصر کسری جو ہل رہا ہی

ہی کیسکو خطاب ایزد پاک
لولاک لما خلقت الافلاک

گم نور وجود مین عدم ہی
آغوش حدوث مین قدم ہی

ہی فرش پہ عرش کی تجلی
کہتی ہوئی لا الہ غیبل

ہی قبلہ ہر ایک سمت پر نور | ہر بیت ہی مشعل بیت معمور
ہر نقص کمال کا سزاوار | ہر جزو مین عقل کل سے آثار
کیا رنگ قبول جلوہ گر ہی | ہر گل پہ ہزار کی نظر ہی
ہی چاندنی ایک ماہ پیکر | سورج کہتی آفتاب انور
اورنگ نشین باغ ہی گل | اور ہفت ہزار یون مین بلبل
ذی حکم خزانہ اشرفی ہی | صد برگ کا اسم پانصدی ہی
عباسی کو دعوی فتوت | داودی کو شہہ نبوت
ہر دانہ ہی عابد سحر خیز | ہر ذرہ خاک شمس تبریز
القاب نسیم وادی دشت | مخدوم جہانیان جہان گشت
خالق کا کرم ہے فیض گستر | بخشش کا صلای عام گھر گھر
روی حسنات سوی اخیار | چشم رحمت سوی گنہگار
ہی فکر مین عابدون کی طاعت | محسن کی تلاش مین شفاعت
جیسی اس دن سحر ہوئی ہی | ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہی
این نسخہ چہ انتخاب وارد | این صبح چہ آفتاب وارد
ناگاہ بجلوہ عبارت | پیدا ہوئی غیب سے بشارت
یہ صبح سعادت جہان ہی | نوروز بہار جاودان ہی
وہ خزینہ ہای اسرار | مصباح تجلیات انوار

ہی بدر کمال اوج تشبیہ | لبریز جمال مظہر تنزیہ

نازل ہے زمین پہ کبریائی | بندے کے لباس مین خدائی

اسوقت دیار مین عرب کے | مطلع سے تجلیات رب کے

برج شرف قریشیان مین | اور ہاشمیون کے خاندان مین

کعبے کی زمین نامور سے | اور عبدالمطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا | بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوے سرور دوعالم | پیدا ہوے فخر نوع آدم

محبوب خدا نبی مرسل | صبح دو جہان روز اول

شاہنشہ انبیا محمدؐ
تاج سر اصفیا محمدؐ

پیدا ہوے حضرت بشیر | صبح قدرت کے مہر اکبر
واللیل اشارتی زمویش | والشمس عبارتی زرویش

خورشید سپہر دین محمدؐ
نور عین الیقین محمدؐ

پیدا ہوے قبلۂ طریقت | پیدا ہوے کعبۂ حقیقت

مقصود ازل اجل و اعلی | منظور حضور حق تعالے

سلطان فلک حشم محمدؐ

مہر عرب و عجم محمدؐ

پیدا ہوئے بادشاہ دو جہاہ
عین عرفان و مردم عین

آرائش تخت لی مع اللہ
ابروئے جبین قاب قوسین

جان و دل مرسلین محمدؐ
روح روح الامین محمدؐ

پیدا ہوئے خاتم النبیین
سی کو احمد بلا اسم

مہر فرمان عز و تمکین
شایستۂ صد صلوٰۃ و تسلیم

گنجینۂ اصطفا محمدؐ
آئینۂ حق نما محمدؐ

محور رضوان حق روانش
کیفیت وجد میں ہوا ب ذوق

آل و اصحاب و پیروانش
کہتا ہے خطیب خامۂ شوق

ہے ذکر ولادت پیمبر
اعلیٰ اولیٰ احد و اکبر

قطعات تاریخی

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع مولوی محمد حسن احسن اللہ الیہ الصمد الصدود
لکھیم پور ضلع کھیری برادر خورد مصنف

از معجزات نظم کمالے نگر اند
احسن کلام حضرت محسن علی بود
صد بار خواندہ اند ہزار آفرین کنند

رونق بیاض آیینه سخن فزوده اند | استاد و هم برادر و هم قبله من است | در بارگاه فکر تلاش برگزیده اند
الله عصر کسے ز نشینان اوج فکر | بر شاخ فقش ثمر رسیده اند | این نسخه را بدیده انصاف بنگرید
آنانکه صد هزار مضامین چشیده اند | صبحی شد آشکار که رنگین طبیعتان | از باده های جد صبوحی کشیده اند
چون بهار حسن معانی ست نو فزا | بیتاب صفحه ای اسپ دل رسیده اند | از خوش قلمان بهار گل سخن
دریاد شوق آن در مضمون چیده اند | از صفحه های نه بخش و ترکیب دلکشا | بر صفحه نگاه خود آیینه چیده اند
از بهر طالبان بهار آشنا شدند | دیوانگان صبح گریبان دریده اند | تاریخ سال و زبان سخن
صبح بهار آمد و مضمون شنیده اند

۱۲۸۹ھ

قطعه تاریخ از نتایج طبع شاعر نازک خیال سید علی نقی صاحب نقیب قصبه کرال ضلع مین پوری نائب انسپکٹر مدارس ضلع مذکور

این مثنوی لطیف و رنگین | بنوشت چو محسن سخندان | در وصف بهار آفرینش
در قیمت [illegible] | دی شب نقی از برای تاریخ | بودم سر فکر در گریبان
ناگاه بگفت هاتف غیب | از کهنه نمود نظم حسان

۱۲۸۹ھ

قطعه تاریخ از منشی محمد وزیر خان خوشنویس مهتمم مطبع مفید عام آگره

مثنوی حضرت محسن نے لکھی | حال پیدایش سرور یہ ہی | شب سہ صبح تجلی ہی یہی
مہربان میرا انور یہ ہے | چشم انصاف سے دیکھا جو | خوب تصنیف سخنور یہ ہی
قابل [illegible] | نظم حسان سے بہتر ہے | [illegible] آیمن
[illegible] | چشمہ فیض یہ ساری ہے کتاب | کہیں زمزم کہیں کوثر یہ ہی

ہو نجات اس سے گنہگارونکی کیجیے غور تو دفتر یہ ہی	دستبردار شافع محشر یہ ہی منحصر صبح تجلی کو ذرا	خوشخبری ہے یہ ظاہر حسن دیکھ کیا نسخۂ اطہر یہ ہی
کیون نہ ہاتف کہو اسکی تاریخ	ذکر میلاد پیمبر یہ ہے ۱۳۰۹	

تقریظ مثنوی صبح تجلی از قلم شکستہ رقم احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

منشی صحیفۂ کائنات سے لیکر اگر شعاع مہر قلم بنکر سواد شب سے فقرات حمد و ثنا لکھے تو ابھی ایک نقطہ دفتر ستایش سے ادا نہو سکے تجلی صبح اوسکی بیاض قدرت کا ایک سادہ ورق ہے۔ اور نظم عقد پروین اوسکی کتاب آفرینش سے ہم لوگون کے لیے پہلا سبق ٭ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا اور نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی بیاض گردون پر نور سے صبح تجلی نے ناسخ ظہور پایا۔ اور بنات النعش نے چار عنصر سے ربط کر رتبہ پایا ہو کہنا امکان بشر نہین لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ اوسکی مدح مین آیا ہو اور إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ حق تعالے نے فرمایا ہے

امابعد صوفی گمنام مہتمم مطبع ہذا تمام ارباب فضل و کمال کی خدمت مین عرض کرتا ہو کہ یہ مثنوی صبح تجلی جسکا ہر ایک شعر شعری سے زیادہ منور

اور ہر ایک سطر سطر کہکشاں سے بڑھ کر ہے نقطے اگر ثوابت و سیارہ ہیں تو جملہ
اوراق ماہ پارہ سراوخط سے اگر شام عشرت نمودار ہو تو مضامین روشن سے
صبح سعادت آشکار تصنیف شاعر خوش قلم منشی عطارد رقم مہر سپہر سخنوری
ماہ آسمان نکتہ پروری گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت جناب مولانا
مولوی محمد محسن صاحب محسن تخلص کاکوروی وکیل عدالت دیوانی مینپوری
مد ظلہ العالی سے ایسی عمدہ طبع ہو کر مطبوع خلائق ہوئی ہے کہ
اس صبح تجلی کی قبولیت اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہو گردش
شمس و قمر جب تک صبح کو تجلی سے ہم آغوش اور شام سحر کو
ہمکنار بناتے ہیں ہمدوش رکھے اس مثنوی کا ہر ایک ورق ورق آفتاب
کی طرح پر نور رہے اور شہاب ثاقب کی صورت چشم حسد و سے مستور آمین ثم آمین

این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد
توقیع قبول روزیش باد

بتاریخ بست و سوم جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۲۸ اگست ۱۸۷۳ء

پیرایۂ اختتام در بر کشید

خاتمہ مثنوی صبح تجلی تراویدہ قلم معجز رقم منشی محمد اکرام اللہ صاحب

افسوس مصنف دیباچہ مثنوی ہذا

[illegible]

گر فروزد نور من شمع شب دیجور من	شست تاریکی کشد موسی بپای طور من
رب ارنی از کجا و لن ترانی از کجا	میدمد صبح تجلی از دل پر نور من

بنام ایزد این چه همایون مجموعه ایست عرفان نژاد که صد شبلی و جنید را بوجد و حالت آورد. یا گلدسته معانی ست معرفت خیز هزار بلبل شیراز را بجوش اندر آرد نی نی عنبرین طبله [illegible] ایست وحدت بوی مولانای روم و شیخ فرید را از خویش برد بل شمس تبریز را پیراهن پوست از تن بدر فرمای[د] از ملفوظات محی الدین سخن خداوند معانی را یگانه و خسرو. مولوی محمد محسن کشمیری که منصور کشش را هردم بانگ انا الحق بر زبان ست پنبه بادستی از گوش خود برنیارد فرود آرند دانسته که رضوان را فکر تار طرهٔ حور در دل و سوزن مژهٔ غلمان در دست و مشتری را سودای خریداری شکنجه چونا از چه ست مگر در بند شیرازه بندی همان ست اجزای حواس خویش را از هم ریز غافل انکه و پیرو قدرت نقش این ستوده کار بنام دیگر بسته است که عرش آشیانست والا پایگاه - دارا و سکندر دربان کیوان خوابگاه خداوندکار من اگر این نوآیین در دو نخست از طبع وظیفه کرد بین ۱۲۹۰ھ

بود ایدون وظیفه کرد بیان باد ۱۲۹۱ھ

تمام شد

چراغ کعبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے نام خدا سواد تحریر | واللیل اذا سجیٰ کی تفسیر
دریا ہے رواں ہو در نظم آج | ہے جسم خفیف جس کی معراج
پیدا ہے جو کلک آسماں تک | معراج سخن ہے امکاں تک
خلوت کدۂ دل اسم سرشتہ | پرواز طبیعت اک فرشتہ
ہر گوشہ ورق ستارہ تکلم | سیارۂ آسمان ہفتم
ہر حرف ہے زبان سوسن | گنجینۂ راز ہشت گلشن
ہر لمحۂ فکر طرح والا | شمع سر طاق عرش اعلیٰ
ہر گل میں ہے رنگ گلستاں کا | ہر قطرے میں موج زن ہے دریا
ہر لفظ عروس پردہ گوش | ہر معنی جان پیکر ہوش

مضمون سے نذر دیپ کی دولہن ہے
اس سے آہستی لاکھ بانکپن ہے

خطرہ نہیں کچھ سر میں سخن کے
کھٹکا نہیں قفل میں دہن کے

بندش کی ادا ہے دستۂ گل
مصرع رنگین ہے شور بلبل

نیرنگ و دماغ رنگ عطر
بیداری قلب خواب سحر

تحریر کے وضع میں تامل
تقریر کے دور میں تسلسل

مضمون کو از دیاد کا شوق
مصرع کو ہے استواد کا شوق

منظور ادا سے خوش بیانی
تشریح کتاب آسمانی

سرسبزی طبع نکتہ پرور
کشاف رموز خلد و کوثر

کاغذ میں سطور کا تسلسل
ہے کھیت میں چاندنی کے سنبل

شبدیز قلم کی شان اعلیٰ
جنگل میں ہران کے غزالا

تحریک اتال سخن گو
جبریل امین کا زور بازو

اور رفعت طبع سے جو پوچھی
ہر حرف کی عرش پہ ہے کرسی

اک رات کی روشنی ہے دل میں
چھٹکی ہوئی چاندنی ہے دل میں

شب کیا کہ جہان کا تخت فیروزہ
عالم کا خلاصہ شب و روزہ

ایام کے گیسوے مسلسل
آنکھوں میں نہ آسمان کے کاجل

ساعت ہے کمال پر شب کی
شب ہے کہ شرف مہ عرب کی

اندھیارے کے دیکھیں اوجالے
آئین سے طور جانے والے

آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے | داخل ہوئی کعبے میں وضو سے
اوڑھے ہوئے لیلی گل اندام | شبنم کی ردا بقصد احرام
گویا کہ نہا کے آئی فی الحال | جھٹکا کے نچوڑتی ہوئی بال
کیا ستھری صفا سے رنگ فق ہے | سر سے پا تک عرق عرق ہے
تاروں سے چھپائے چہرا | پروین کو بنا کے منھ کا سہرا
آنا کھلتا ہوا نہ جانا | انداز خرام صوفیانا
سنّاٹے کا دم انیس ہمدم | انفاس ہوا رفیق و محرم
خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے | لپٹے ہوئے بالوں میں دلہن کے
یا تازہ مسی ہوئی ختن کی | کلیاں یوسف کے پیرہن کی
ناخن کی جگہ ہلال کی تہ | دفتر سے طلوع کے ندارد
گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے تارے | ہیں رمی جمار کے اشارے
قرباں رہ ضرورتاً ہدی | ثور و حمل سپہر تا جدی
قطبین کے سایۂ ضیا میں | مشغول دوگانے کے ادا میں
خلوت سے کہ جا سے انجمن کو | پردے میں چھپا کے مامن کو
صورت میں غلاف محترم کے | در پردہ طواف میں حرم کے

وحشت سے مرا ہے شکل مجنون

آئینہ ہے حیرت تماشا

اس پری رات کا رنگ دیکھا کیا ہی

خورشید اور دلون کا کیا سویدا

کس چشم سیاہ کا ہی سودا

کس دیدۂ منتظر کی پتلی

پنجرہ مین ہی طوطیون سے طاؤس

تفسیر کہکشان کی

سوسن کی زبین مین نقشہ

ظلمات کا چھپ رہا ہے تارا

آنکھون مین سما گئی سیاہی

ہر رنگ مین شان دلربائی

ہر وحشت شکار چشم آہو

بکھری ہوئی طور کی ہی چوٹی

ہر دار مین سو بشمس انا الحق

ہر ذرہ [illegible] کلیم ہے [illegible]

ہر سنگ کی [illegible] والم السلی

ہر بزم طرب مین التیا جمع
قعدے مین لگن قیام مین شمع

کھاتا ہے جھکا ہوا اندھیرا
ہو جائے قبول سجدہ میرا

سجادۂ چرخ نیلگون پر
تسبیح ہزار دانہ اختر

تاریکی ہے یان سے منزلون دور
پیدا ہے سواد کشور نور

ابر رحمت گھر کے اٹھے ہین
کچھ رات کے دن بھری ہوئی ہین

نفرت ہے ستم کو آسمان سے
ہے تیر کھچا ہوا کمان سے

چھلنی مین ہے پیر قوس روپوش
عقرب کے ہے نیش مین ...

گردون کو اسد کیے ہوئے زیر
چھوٹا ہوا نیل گاو پر شیر

رفعت کا ہوا ہے سکہ جاری
میزان سے کم ہین دونون پلے بھاری

نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا
ہے زیب کمر زری کا پٹکا

مریخ شہ بلند اختر
گردون کا لٹا ہوا مقدر

کیوان کو دم سکندری ہے
چمکی زہرہ کی مشتری ہے

ہر پستی ہے اوج سے ملاقی
ہر شان نزول کو ترقی

اعلیٰ کی طرف ہے میل انوار
پروانہ چراغ سے خبردار

شبنم کی ہے پر لگا کے گلشن
بلبل سے کہو کہ پکڑے دامن

ذرے کی طرح نہ دشت اڑ جائین
دیوانون سے کہیں ہوش مین آئین

شمشاد نہین کسی کے بس مین
قمری نہ پڑی رہے قفس مین

ساحل ہوتا ہے چشمۂ نور — ڈگلا جاتا ہے سمندر

کنعان کے اوٹارا ہے جو ہر — ڈلوا کے بنا کے ڈول جھنتر

یونس سے ہر حوت تک پہونچے — بیگانہ بٹھائیں مہر درم پر

مرغابی برق ابر سے گن — چگ جائے نہ سنبلہ کا خرمن

اڑ جائے نہ سطح ارض الٰہی — سرطان پہ کیسے نہ چپٹ ماہی

پامال زمین نہ آسمان ہو — بپھری نہ فلک کی کہکشان ہو

ظاہر ہوئے کس لیے بیابان — کیون اتنے عروج پر ہو دوران

کیون خاک کی اتنی ارجمندی — کیون پستی کی اسقدر بلندی

افزون شب کا ہے حسن روز افزون — کیون ہے یہ لیچ اتنی موزون

ہمدان کا کسطرف ہے موضوع — مسند کو کیا ہے کسنے مرفوع

ہے کسکی خبر کا مبتدا ہے — موصول کہان کہان صلا ہے

ہین کس سے مضاف یہ عجائب — راجع ہے کدھر ضمیر غائب

ناگاہ خطاب وحی تنزیل — عالی لقب حضور جبریل

مدح جبریل

عمان کرم کے در منشور — قرآن شریف کے سورۂ نور

مانند دوا زمین پہ نازل — مانند دعا سپہر منزل

منشور اوامر و نواہی — عنوان صحیفۂ الٰہی

فہرست اخبار اصفیا کے
درج گہر کلام باری
وارد ہوئے ابر سان زمین پ

تمہید و

پہونچا ہے عراق تک جو نامہ
شوخی پہ ہے تیز کلک رفتار
قطبین ہیں سن میان انجم
چمکتے ہیں ہے چار موج دریا
مضمون کی جست میں ہے گرمی
ہان اے مرے خامۂ سبک گام
دو چار قدم وہ چل سنبھل کر
کو ہو نہ سکیگا کچھ مگر خیر

صفـ

چھوٹا سا فرس فرشتہ ہیکل
سیپارہ فلک سے آنے وا
ہیں پیچ سے نکالنہ سبک
شیشے سے پری چمن سے شبنم

گلشن سے بہار جسم سے جان | آنکھون سے نیند دل سے ارمان

صحرا سے شہود مین رم غیب | چلتے ہوے راہ عالم غیب

محو روش فراغ بالی | مشتاق خرام لا ابالی

آدم سے ملک تک ایک دم مین | امکان سے قدم تک اک قدم مین

شوخی مین سلوک شوق کا حال | رفتار مین جذب عشق کی چال

نیرنگ طلسم حیرت آئین | یا گنج روان دولت دین

اقبال کا یا کہ بال دیگر | یا روح امین کا تیسرا پر

یا دیدۂ منتظر مین نقشا | اوڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

ورود جبرئیل و براق بر آستانہ شریف

وہ دونون محرم قرب | پروانہ و شمع عالم قرب

یون آئے ہو جیسے عاجل | پروانہ چراغ کے مقابل

یا جیسے کہ عاشقان مضطر | اپنا خط شوق آپ لیکر

حاضر ہوے اوسکے آستان پر | جسکا کہ مکان ہے لامکان پر

نعت

محبوب خدا سے انس و جان کا | مقصود رموز کن فکان کا

امکان کے گھر کا ابر نیسان | دریاے قدم کا شاخ مرجان

صانع کے قلم کا نکتہ ایجاد | بندون کے چمن کا سرو آزاد

ایمان کی سند کا نقش خاتم
آغاز ازل کی ابتدا کا
تشبیہ کے آئینہ میں تمثال
ہاشم کی کلاہ میں گل تر
منظور اشارۂ فکبر
نورالقمرین والکواکب
رونق دہ این تجلی
لاہوت مقام و عرش مسند

ورد

تا دور زمانہ بھرنا مشش
اوس وقت وہ دفتر معانی
رکھتا ہی تقاضہ م زمین پہ
تھی خاک وہان کی گل بدامن
راحت تھی نیاز مند سرکار
رحمت کی ردا سے مہر گستر
رنگینئ فیض عام قالین
ہم خانقاہون کا خیال ہر دل

تھی چاندنی کی لپٹ اُڑا ہی کیا — ہوئی جو رو فرش شبنم والا
کیا بال ہما کے بالشت ہے — کیسے سے پاک کا غبار ہے
خضر رہ حق مستقیم منزل — سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل
دریا سے رواں برنگ گوہر — غنچے کے لباس میں گل تر
آدھی شب سے آپ کو اُٹھایا — یا اپنے نصیب کو جگایا
بیدار ہوئی جو چشم حق بین — آنکھ ہوئی شکل خواب شیرین
اتنا کہا کہ عجیب ماجرا ہے — گھر برج قمر بنا ہوا ہے
یا وا ہوا سے رموز غیب مخبر — ہونیکا نہیں یہ دن کبھی پھر
انجم سونا کبھی اور نہ یہ جگانا — لیتا ہے سہی کروٹیں زمانا
طالع میں نہیں یہ شب کسی کے — اختر سو بار سو کے جاگے
اب آگئی ہے پھر زمین کی توقیر — مٹی ہو ہزار بار اکسیر
انوار کا ہے ورود پیہم — انوار کی برس رہی ہے شبنم
نازل ہے عالم مجازی — امواج محیط بے نیازی
جبریل ہیں اور براق بھی ہے — قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہے
پیغمبر نسیم و صبح صادق — کشتی سبک و ہوا موافق
ایوان سے ہے سوال رد پر — آیا ہے ہوا سے شوق لیکر
ہوتا ہے لب کا استعارہ — پردوں کا ہے آمدن اشارہ

سینے اوسکے کہ جسمیں پرجوش
اوسکے کہ چمن ہرا بھرا ہے
اوسکے کہ ہے باب فیض مفتوح
اوسکے کہ نگاہ چشم تنزیہ
اے محمل شوق منزل ذوق
ای ہمت طالب[1] آن مطلوب
تھی دل سے تجھے طلب خدا کی
اب اوسکی طلب کا ہے تقاضا
دیکھ اوٹھ کے بہار منزل صدر
کر سیر مقام قدس کی آج
عرش آپ کا منتظر ہے چلیے
پاکر یہ اشارۂ کرامت
سینے سے جگر چلا نکل کر
فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب
پہونچا دل بیقرار سرور

تشریف آ

اوٹھکر وہ خدا کا آرزومند

[1] مراد بنام طالب و مطلوب ہے ۱۲ [2] نام حبیب محبوب مقصود ہے ۱۲

آیا سپہ آبرو سے کعبہ ‌ ‌ مانند خلیل رو سے کعبہ

محبوب خدا سے بحر و بر کا ‌ ‌ مہمان ہوا خدا کے گھر کا

اوس گھر میں یہ تھا خوشی کا عالم ‌ ‌ ڈر تھا کہ اوبل نہ جائے زمزم

کعبہ نے کیے طواف اپنا ‌ ‌ ہو قبلہ نما کہیں نہ قبلہ

پاؤن پہ بتان سر کشیدہ ‌ ‌ گر پڑ کے ہوئے خدا رسیدہ

اہلاً سہلاً کہا حرم نے ‌ ‌ لبیک حریم محترم نے

محراب جھکی سر ادب سے ‌ ‌ منبر نے قدم لیے نبی کے

آیا جو کرم پہ عشق بیباک ‌ ‌ سینہ کیا شق جگر کیا چاک

[illegible] دیے اور شعلے دل کے ‌ ‌ آب زمزم کے دیکر چھینٹے

[illegible] عشق جفا سے وفا سے ‌ ‌ زخمی بھی کیا تو اک ادا سے

[illegible] ضرب کیا الم سے ‌ ‌ نشرح کو مار دیا الم سے

گوہر کو بنا دیا سمندر ‌ ‌ آئینے کو کر دیا سکندر

بھر دی دل پاک میں تجلی ‌ ‌ یا کعبہ دل میں کی سپیدی

[illegible] الی او سے کر کے ما سوا سے ‌ ‌ لبریز کیا فقط خدا سے

[illegible] سے رگ و پے کو کر کے معمور ‌ ‌ جسم بشری کو کر دیا نور

[illegible] اندر سے کہا نظر بچا کر ‌ ‌ کیا غیر ہے تو خدا خدا کر

[illegible] ت کو کھینچا دوئی کا نیرنگ ‌ ‌ بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ

بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی
اعلی کی طرف ہوا ارادہ
با عزت و شان و جاہ و تمکین
حضرت کی رکاب مین قدم تھو
اللہ وہ راہوار چالاک
یہ شان کبھی سنی نہ دیکھی
لی باگ تو اشہب سبک گام

مسجد

پیش نظر جناب عالی
وہ سرور انبیا سے پیشین
مسجد کے قریب آکے اوترا
اک ہاتف غیب وان خبر دہ
ہر شے تھی وہان کی حیرت افزا
گوشے گوشے مین روح واصل
ظلمت کے غبار سے نمایان
شان لب بام سے ہویدا
دیوار مین خامشی کا عالم

داؤد کے نغمہ ہاے دل پذیر
کہتا تھا دم بدم ثنا میری کی سوگند

سلطان عرب کے مژدہ گویان
انجیل و زبور اور صحائف قرآن

از روے پیمبرون کے روایات
یا سورۂ انبیا کی آیات

ہر شخص میں تھے ہزار نالے
اک شجرۂ طور کی قلم کے

دو مرجع کائنات باہم
وہ قبلہ یہ کعبۂ دو عالم

قبلے نے درود کی ندا دی
کعبے نے نماز شکر ادا کی

…د اور جھکے براے تعظیم
محراب جھکی بقصد تسلیم

آیات نے پڑھا ادب سے گویا
شاہنشہ انبیا کا خطبا

…ھون کو بچھا کے تھا مصلا
سایہ کیے گنبد معلا

…ی اہ کمال مہربانی
اوس گھر سے ہوئی یہ میہمانی

…ہتر سے وہ شیر کو مقابل
اوس صاحب ذوق کا لیا دل

…و رنگ میں لالہ ایک نسرین
اک ذوق میں تلخ ایک شیرین

…ھون سے ناب مہ پیکر
کہسار طلب کے لعل احمر

…ستیر طراوت نفس کی
یا روح کبھی ہوئی ہوس کی

…و شیر لطیف ماہ تابان
شیرینی درد کا شش جان

…ایمان بخشے دور عالم عشق
بالائی اک آمد نم عشق

…ار نجت قلب سے نہ چہ تاثیر
مقبول الشیر ہو گیا سہم

عکس لب جانفزا لبن مین
ہمرنگ عقیق تھا یمن مین

چہرہ کا سپیدی پہ تبسم کا
انگور کے زخم پر نمک تھا

پیکر وہ شیر صبح پیکر
خورشید رواں تھا فلک پر

تنہائی کا قافلہ رواں تھا
تجرید کا ساتھ کارواں تھا

گلگون بہار تھا وہ شبدیز
مانند دم نسیم گلریز

پہونچی جو ہوائے دامن پاک
کھلنے لگے غنچہائے افلاک

سیر فلک اول

چلی نے سمند باد پائی
جاکر چشم قمر مین جاکی

وہ خطبہ منبر خلافت
آئینہ جوہر شرافت

جسکا کہ ارم ہے تخت طاؤس
افلاک و نجوم شمع و فانوس

خلقت ہوئی جسکے جان و دل کی
جسطرح بشر کی آب و گل سے

ہمرتبہ صفی با صفا کا
مصداق خطاب مصطفی کا

وہ روز ازل کا سعد اکبر
وہ اول ما خلق کا مظہر

وہ سطر اخیر صفحہ راز
وہ مطلع اولین آغاز

وہ آخر انبیاے مرسل
جسکا ثانی نہیں وہ اول

شہرت کا لطف پانے والا
شان وحدت دکھانے والا

پہونچا کے طے زمین کا فرش
مثل الف اول آسمان پر

[illegible]

آیا جو نظر وہ مہر عالم
آدم نے کہا کہ خیر مقدم

فرخندہ پسر ملا پدر سے
خیر البشر اول البشر سے

پہلے پہل آسمان کو دیکھا
ارواح فرشتگان کو دیکھا

پہونچے قدم سید بشر
مہتاب ہے منزل فلک پر

پامال طبیعت روان کی
گویا تھی زمین آسمان کی

فلک دوم

پھر وہ سبب ظہور ایمان
ظلمات جہان میں آب حیوان

جسکے شہدا کا واپسین دم
صبح انفاس ابن مریم

جسکا کرم آیت شفا ہے
بیمار کے درد کی دوا ہے

ہے جسکی اذان صبحگاہی
احیاے شریعت الٰہی

وہ گوہر آب زندگانی
جسکا اوّل نہیں وہ ثانی

شان احد احمد مکرم
شاہنشہ کشور دو عالم

پھیلی ہوئی جسکی چاندنی ہو
دن دونی اور رات چوگنی ہو

یکتائی کا رنگ لانے والا
نیرنگ دوئی مٹانے والا

پہونچا بکمال شادمانی
تا دائرہ سپہر ثانی

رونق ہوئی کشور فلک میں
جان آگئی پیکر فلک میں

یکجان و دو تن ہوئے نمایان
سمجھے اُسکو مسیح دوران

تاج سر انبیا کے گوہر
آئینۂ حق نما کے جوہر

مخفیے نے صدا سے مرحبا دی | انفاس مسیح نے جلا دی
تھا منشی چرخ او لگا کے | خامہ کی طرح سے سر جھکا کے
زندہ ہوئیں صورتیں رقم کی | اور روح پھڑک گئی قلم کی

فلک سوم

پھر وہ شرف ستارۂ حسن | از بس رخ ماہ پارۂ حسن
ہے جسکی حسین و پاک صورت | اک نسخۂ گلستان قدرت
جیسے ہو صف چمن میں سنبل | گلزار میں گل قفس میں بلبل
ہے جسکے بہار رخ کی تمہید | اوراق سحر پہ گل ہوا لپید
وہ واسطۂ قدیم و حادث | سعدین فلک نشین کا ثالث
وہ چشم و چراغ آدم و نوح | سرو چمن مثلث روح
توحید کا تخم بونے والا | تثلیث کا گھر ڈبونے والا
یوں گذرا تیسرے فلک پہ | جس طرح نظر میں حسن منظر

سراپا

اس جا ہے سخن کا اور مرجع | مصرع ہے ہر ایک حسن مطلع
کاتب کی چمک رہی ہے تقدیر | آنکھوں میں کھچی ہوئی ہے تصویر
نقشہ کی ہے وہ لطیف صورت | جس شکل کہ ہو اہل دل کو حیرت
صورت کا وہ دلپذیر نقشہ | جس سے ہو ہر آئینہ کو سکتہ

سورج کی نہ دوپہر ڈھلی ہے | ایسا یہ ہمیشہ ساتھ رہتا

گر پڑے کہیں ادھر ادھر ہو | کھودو مرے شہر سے یہ جگہ

خاکہ وہ جسم سر سے تا پا | ہو شاہد غیب کا سراپا

دیکھا ہی خدا نے اپنا عالم | آئینہ بنا کے قد آدم

کھینچی بکمال حسن تصویر | نقاش ازل نے اپنی تصویر

رخ میں صفت جمال دی ہی | صورت میں جان ڈال دی ہی

ابرو پہ جبین ہے شمائل | رکھی ہوئی رحل پہ حمائل

پیشانی سے ہے جزو مصحف رو | اس پار سے کی ہو رکوع ابرو

واللیل کا ترجمہ ہی گیسو | تفسیر اقرا سمجھیے ہے گیسو

آنکھوں سے کہوں صفت آہو | مالا عین رأت وہ آنکھیں

بیداری بخت چشم ایجاد | سیپارۂ رخ کے سورۂ صاد

خلوت گہ کبریا کو دیکھا | آنکھوں کی قسم خدا کو دیکھا

بینی سے بلند اختر حسن | معراج پہ ہی ہو تیر حسن

اسرار دہن ہیں وحی منزل | اور حامل وحی لب مرسل

احباب میں لب مسیح تقریر | اعدا میں لب کلیم شمشیر

کیا ذکر تبسم نبی ہے | گل کے گلشن میں جو ہنسی ہے

کانوں کی سنی ہے کیا روایت | جو سر ہی قطب کی ولایت

جو جسم کا بھرا ہوا سفینہ | آئینہ سے بھی مثال سینہ

اسرار نہ آسمان نظر میں | ڈوبے ہوئے ہفت بحر میں

اوس گردن صاف کی بلندی | تکبیر فریضۂ سحر کی

رعنائی قامت مناسب | روزے میں اذان وقت مغرب

دیکھے ہیں فلک میں یا زمیں میں | ہاتھ ایسے کسی کی آستیں میں

دو انگلیوں میں یہ ماہ کا جال | مقراض میں جسطرح مہا جال

کھولے ہے شوق عرش عالی | عیسے نین براہ پایا لی

چرچے ہی شیخ و شاب میں ہیں | پاؤں ایسے کسی رکاب میں ہیں

دیکھی جو وہ صورت دل آرا | ارواح کو دفعۃً غش آیا

حالت ہوئی بیخودی کی طاری | زہرہ کہیں بھول اوٹھی ستاری

کہتے تھے اک ستی نہ دیکھی | صورت ہی کہ قدرت الٰہی

حافظ ہے تھے مہ منیر کنعان | فرزند جوان پیر کنعان

گل جنکے تھے مصر کے چمن میں | کانٹے کنعان کے پیرہن میں

یعقوب تھے جنکے ناز بردار | تھا جنکا دلوں میں گرم بازار

آنکھوں میں سمائی وہ تجلی | جو خواب میں بھی کبھی نہ دیکھی

یوسف ہوئی جان و دل سے شیدا | منھ دیکھ کے رہ گئی زلیخا

فلک چہارم

بزار ہاگل

پھر وہ خط عقود اہل عرفان — فرزانہ شیخ بہ شمس یزدان
جس سے کہ ہوئی شکست کفار — صحرا سے عرب ہا جس سے گلزار
تشریف شرف کی بزم و کاسہ — جسکے قد راست پہ ہوئی راست
وہ رونق چار سو سے ایجاد — اعجاز کرامت حسن دادو
تھے جسکے چہار یار ذیجاہ — منزلگہ لطف و مہر کے ماہ
زیبایش صدر حلم و تمکین — آرایش چار بالش دین
بیکس کی مراد دینے والا — ناچار کی داد دینے والا
ٹھہرا جب چرخ چہار میں بہ — یا صفحہ سیم پر خط زر
اسرار زبان کے لکھنے میں آئین — گو دونون زبان خامہ بلجائین
میدان وہ عجیب دبدبین تھا — خورشید بھی دوڑ دھوپ میں تھا
کی مصحف انبیا کی تدریس — تا واقف کرفی الکتاب ادریس
یکجا ہوئے دو نبی اکرم — مثل دو صفحات خط توام
یکرنگے مصطفی و ادریس — قدرت کے قلم کی سطر تجنیس
ہم وضع دو نقش کا کیا ایجاد — دو قطعے نوشتہ کیا استاد

فلک پنجم

پھر وہ گل نو بہار معنی — وہ گوہر شاہوار معنی
ہی جسکی زبان میں فصاحت — ہی جسکے کلام میں ملاحت

ہو جسکی شگفتہ رنگ تقریر ‏ ما ینطق عن الہوی کی تفسیر
اعجاز اثر بیان شیرین ‏ قرآن کا ورق زبان شیرین
اورنگ نشین عزت و جاہ ‏ زور سر تیغ ید اللہ
تکبیر کی جسکے پاس دولت ‏ ہو جسکی نماز پنج نوبت
کبران جہان کا آبرو ریز ‏ بر ہمزن پنج گنج پرویز
وسواسے یقین پہ دینے والا ‏ دل سے شش و پنج کہونے والا
آیا سر چرخ پنجمین پہ ‏ یا افسر سلطنت پہ گوہر
ہارون نے کہ افصح البیان تھے ‏ گویا کہ کلیم کی زبان تھے
موسےٰ کے وزیر اور برادر ‏ پیغمبر و بازوے پیمبر
کی نعت ادا بخوش بیانی ‏ یا وصف چمن مین گلفشانی
تحریر کیے ہزار دفتر ‏ الواح زبرجد فلک پر
بہرام تھا مہر خامشی کی ‏ عبری سنے پہ کی تمام تری

فلک ششم

پھر وہ دیباچہ بہاسے تکوین ‏ وہ لالہ و گل کہ وہ تمکین
جسکی نہین روک لامکان تک ‏ پایاب ہو نیل آسمان تک
ہو وہ دیدہ مین جسکے سحر باطل ‏ افسون ہوا سیر چاہ بابل
آہو سے کرے رمیدہ ساحری ہے ‏ اللہ کی گاے سامری ہے

[illegible]

جس سے ہوئی شان کفر نابود | فرعون کوئی بچا نہ نمرود
جسکی شوکت وزیر و شہ پر | شمشیر اوسکی قضا کا شہپر
جسکی بخشش کے ڈر سے قارون | پہلے سے ہوا زمین مین مدفون
وہ روز طلوع صبح بینش | صبح ششم روز آفرینش
وہ قبلۂ شش جہات عالم | وہ مرجع کائنات عالم
انداز کرم بتانے والا | شش دانگ جہان لٹانے والا
گردون ششم پہ چشم پر دو | چمکا مانند شعلۂ طور
جلوے سے وہ جمال نے دکھائی | موسے وہی آگ لینے آئے
تھا داغ فراق مین ترائی | مسرور وصال مین ثرائی
وہ محو کلام ایزد پاک | تھا مہر سکوت ما عرفناک
آتی تھی صدا سے عقل اوّل | دیکھے کوئی نخل طور کا پھل
کیا وادی ایمن فلک کی | تقدیر سے مشتری کی چمکی

فلک ہفتم

پھر وہ حرم سجدہ گاہ تسلیم | محراب حرم جاہ و تعظیم
کعبے کا سواد صفحۂ عین | شنگرفی نسخۂ زرین
جسکی آمد کا سنتے ہی غل | آتشکدے شمع سان ہوے گل
گردن مین بتان بے وطن کی | پھانسی ہوئی چوٹی برہمن کی

کلیوں کی طرح سے چٹکے پھوٹا | کعبہ میں پہنا بتوں کا ٹوٹا
طوفان بلا ہے جسکا خنجر | بہر آزر بت پرست و آذر
وہ ناظرہ خوان مصحف دل | خضر سر راہ ہفت منزل
سلطان سریر ہفت کشور | شمع فانوس ہفت اختر
چھٹے کو عید کرنے والا | ہر ہفتے میں عید کرنے والا
اترا سر بام چرخ ہفتم | قربان ہوئے ہر قدم پہ انجم
تھیں منتظر جناب اطہر | عینین خلیل ابن آذر
کرتا تھا جو صرف میہمانی | خوان یغما سے من عصائی
دیوان ازل کا مطلع نور | برجستہ ردیف بیت معمور
اک بزم کے تھے چراغ دونوں | ملک ہوئے باغ باغ دونوں
ہندو سے فلک بتوں سے بیزار | منت سے نجات کا طلبگار

بیت المعمور

اول بیت میں پھر وہ سرو موزوں | آیا مانند تازہ مضمون
قبلہ تھا خدا کے سب گھروں کا | یا صدر تمام و قرون کا
جاتے تھے وہاں فرشتے گر چہ | گرتے تھے ملک سر فلک پہ
کعبہ ایسی غیر حق سے منزہ | اک سے تمام خانہ معمور
تیر فلک خیال قدسیاں کا | یا رنگ محل تہ آسمان کا

حیرت کے آئینہ مقابل

و دوزخ

آئینہ حیرت اوسکی تشبیہ
ستر ملکوت کے سے
قدرت کے عیاں طلسم نیرنگ سا
یاقوت جلال کے شرارے
مالک نے ادب بندگی کی
گل ہو گئی آتش جہنم
دوزخ مثل بہشت سرد او
ہو کیوں نہ سقر سقر پہ تیار
خاموش تھا صورت گنہگار
وہ باعث خلق دہر و مافیہ
جنت کی طرف ہوا جلوریز
نورافشان باغ عالم نور
پھلواری جناب کبریا کی
رمز بلغ العلی صنوبر
اپنے قدمے میں آپ ہر جو

سنئے وہ کہ ہے جسکا ترجمہ لا
یک سینۂ عندلیب صد گل
تار رگ گل ہزار دستان
ہر چیز حسن عمل کا حور و غلمان
دریا ہے کرم ہمت کے کوثر
خوش ہوکے قضا بہشت پیرا
ہر شاخ رہ خدا کی مشعل
ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ
تھا نوک زبان حال رضوان
اللہ سے ہے مرا مقصد
امت سے بھی اسقدر ہوا ارشاد
ہیں سب بد و نیک میرے محبوب
اچھے ہوں اگر [illegible] قصور میرے
[illegible] خطا مری ختن میں
[illegible] قبل حشر ہو یا
اوسدن عجب اضطراب ہوگا
مجنوں کو کوئی رہ نما ہے بن میں

ہم معنی لا الہ الا
یک سایۂ گل ہزار بلبل
ہر برگ کے بلبلیں گلستان
چشم نگہ قبول رضوان
رحمت محمد و ہو کے ساغر
تقدیر نہال ہو کے طوبا
ہر پھول نہال شوق کا پھل
یا دیدۂ منتظر کا چشمہ
دیباچہ [illegible]
[illegible] اپنے قدم سے جبین پر
آکر کریں میرے گھر کو آباد
ہیں [illegible] وہ یوسف اور میں یعقوب
عاصی کے قصور سے بدلے
پایا فرمان ہوا ہر چمن میں
ہے مجھکو یہ حد تون سے کھٹکا
ہنگامہ ہے حساب ہوگا
ہے پیرو سے کوئی وادی قرن میں

غافل کرے نہ شہر مین نکھو جیا کی
تحسین کی صاحب یہ مین نہ ہو جیسے

اے صاحب نشیمن یوم موعود
اے بادشہ مقام محمود

بر لا مری آرزو کرم سے
ہاں میری بخشش تیرے دم سے

القصہ سمجھ کے جزو کل کو
اور دیکھ کے وہاں کے خار و گل کو

عرش و کرسی

اور آگے بڑھا وہ طالب رب
کہتا ہوا آدم بطلب

طوبیٰ سے رکھا قدم جدا کہ
جبریل و براق دونون ٹھہرے

رفرف پہ چڑھا وہ صاحب بدر
جس طرح کمال بر سر بدر

کرسی پہ بٹھا کے نقش مقصود
آیا سو سے عرش پاک معبود

سب سرو قدان عرش اعظم
تعظیم کو اوٹھے قد آدم

مقام اعلیٰ

زیر قدم جناب والا
اعلیٰ سے تھا جو مقام اعلیٰ

دل کی تک دو وتھی دم سے آگے
سر چار قدم قدم سے آگے

آئینہ روے ذات عالی
اقلیم صفات بیمثالی

چمکا ہوا آئین تجلی
پھیلا ہوا دامن تجلی

وحدت کا کھلا ہوا دوناکا
جسمین نہین دخل ماسوا کا

وا فسر خیال ہست و جو کے
چھاپے ہے سیے خون آرزو کے

امید کے تہ نشین سفینے — ٹوٹے ہوے حوصلے کے زینے
بیکلین ہوئین ہمتون کی چاہین — اوتری ہوئین چھلے سے کمانین
بھولے ہوے راہ کے مسافر — ارکان رہا سے عناصر
افتادۂ خاک بحر و ساحل — درماندۂ راہ خضر و منزل
طاؤس سپہر بال بستہ — عنقا سے ہجوم پر شکستہ
جھیلی ہوئی دورباش ادب کی — طوبیٰ و بہشت و عرش و کرسی
جانیکا نہ لے سکین ملک نام — روحونکا پہونچ سکے نہ پیغام
تاثیر دعا کی در سے محروم — کوشش شرف اثر سے محروم
انسانکی وہان بھی کب رسائی — آنکھونمین کشش بھلا کہ لائی
وہ مردم چشم دین و ایمان — کحل البصر وجوب و امکان
ایمان کا رنگ بوے تصدیق — نخل چمن مجاز و تحقیق
وہ مرجع کار و کارسازی — وہ سید نیاز و بے نیازی
آنکھون کو تلاش جلوۂ رب — کانون مین صدا سے نحن اقرب
آیا سو بزم لی مع اللہ — آئینے مین جیسے پرتو ماہ
پہونچا وہ وہان جہان نہ پہونچے — جبریل کے عقل کے فرشتے
نزدیک خدا حضور پہونچے — اللہ اللہ دور پہونچے
بڑھ سکے یہاں تمام دست و پا سکے — انداز جلال کبریا سے

بچھے سایۂ قدسیۂ دل یاری — تھا سایۂ فضل خاکساری
سجدے کے لیے جھکا ہوا تھا — سر عرش پہ اور زمیں پہ پا تھا
ہر لحظہ زباں پہ مناجات — ہر لمحہ لبوں پہ التحیات
خالق سے نگاہ پاک محرم — چھوٹی ہوئی عینک دو عالم
تجلی میں تھا جمال دلخواہ — جسطرح سے چشمے پہ فضل ہو اللہ
خاموشی عشق سر بسر پیکر — آوازۂ حسن شور محشر
ہوا جسے جسم جانگدازی — سیر اسسے باغ دلنوازی
وحدت کے بچھے بچھے تھے اورنگ — کثرت کی مٹی ہوئی تھی نیرنگ
تھی تاج پہ شان مصطفائی — دکھلاتی تھی بندگی خدائی
وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد — یا نشہ احد میان احمد
دامن میں چھپائے غیر کو عین — واحد تھا نقابدار وسے اثنین
حیثیت غیر رب کو رب سے — غیریت عین کو عرب سے
ذات احمد تھی یا خدا تھا — سایہ کیا جسم تک جدا تھا
خالق کی صفت ہو ذات والا — وہ شعلۂ طور ہو اوجالا
کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے — سجدے میں درود پڑھنے والے
عرفان کے مقام کی کریں سیر — دیکھیں کہ صفت ہو عین یا غیر
کافی ہو اسیقدر بیان بس — بس اے مری طبع نکتہ دان بس

لازم ہی ادب سے وہ خموشی	جو مُہر ہو میرے خامہ کی

خاتمہ و مناجات

اسوقت اوٹھا ہوا ہی پردا	موقع ہے رسائی دعا کا
کر عرض ادب سے سر جھکا کر	تا پایۂ عرش ہاتھ اوٹھا کر
اے پرتو مہر لایزالی	بے مثل مثال بے مثالی
شمع حرم خدا نمائی	قندیل حرم کبریائی
جسطرح ملا تو اپنے رب سے	اندازے شوق سے ادب سے
یون ہی ترے عاصیان تجھ سے	اکثر ہون ترے لقا سے مسرور
صدقے مین ترے یہ آرزو ہے	دم مین رہ آخرت کرین طے
ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید	جسطرح سے صبح صادق عید
یون سر پہ ہو مہر آتشین خو	ٹوپی مین کسیکی جیسے جگنو
دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل	مین سوؤن لحد مین ہو کے غافل
گذرے مری نعت کی سخن مین	رکھی ہو یہ مثنوی کفن مین
پردہ رہے نامۂ عمل کا	کھل جائے نہ قبر مین لفافا
اودہم کھلے چشم آرزومند	جب در قبر حشر ہو چکے بند
جلدی کرے شوق قلب مضطر	کھل جائین مرے براق کے پر
اڑین تیری سمت لیکے وہ بال	پیچھے رہین کاتبان اعمال

پہونچے مرا باد یا ارم تک	ہووے شیدا ... قدم تک
رہ جائین میرے نکلے ارمان	مشکل سے جو تھے وہ ہوین آسان
شامت سے نہ پائمال ہو جاے	سبزہ جو اوگے نہال ہو جاے
پہولے پہلے گلشن تمنا	عقبیٰ مری پہل ہو پہولے دنیا

یان شوق وخلوص والتجا ہو
وان مین ہون آپ ہون خدا ہو

تمام شد

قطعہ تاریخ طبع از میرزا محمد مرزا جان متخلص بہ محمود

اولا حمد خدای پاک ہی	بعدہ نعت شہ لولاک ہی	ہین محمد محسن عالیجناب
جسکی یہ محمود نظم پاک ہی	حال ہی اسمین رقم معراج کا	عرش و کرسی منتظر افلاک ہی
مثنوی ایسی کہی تاریخ یہ آ	گل خجالت سی گریبان چاک ہی	سننے والونکا وظیفہ ہو درود
واہ کیا اچھا کلام پاک ہی	ہی ہر کل تفسیر آیات و حدیث	دیکہ لے جو صاحب ادراک ہی

اسکی یون تاریخ راقم نے کہی
ترجمہ کیا ہی حدیث پاک ہی
۱۳۰۱ھ

قطعات تاریخ ختم و طبع نتیجہ فکر رسا طبع عرش پیمای شیخ احسن حسن مولوی
محمد حسن صاحب احسن الصمد ولد کلیم پور ضلع کہیری ... دہرہ اور محمد وجناب مصنف ظلہا

محسن که بهار لفظ و معنی
بگذشت که از شمع بالین
این مثنوی عجیب بنوشت
صد بار ادب نمود تحسین
در وصف بهار اگر سخن گفت
صد معجزه در نگاه حق بین
ترکیب لطیف مغز نازک
اعلی و پیشش از نخستین
تا عرش برین عروج الفاظ

در گلشن طبع اوست گلچین
آئینه فکرتش صفا خیز
در شان عروج سدره دین
رنگ شب اگر ز کلک او ریخت
از شاخ قلم فشاند نسرین
بر دوشت پی دعا اگر دست
معنی نمکین و لفظ شیرین
از لفظ فسرده گفت پرهیز
تا سدره بلندی مضامین
معراج خیال های رنگین
۱۲۱۳

با فصح و با نقش از ثریا
نیرنگ سنبال حیرت آئین
بر هر خم خامه تیار انش
هر نقطه گرفت شکل پروین
از مدحت انبیا عیان کرد
شد در دو لب فرشته آمین
اولی هر بعد او ز هر قبل
از معنی تازه گفت تحسین
احسن بنویس بهر تاریخ

ولہ

آن تازه نمای طرز کهن استاد و برادر و محسن من
اوصاف خارج حد سخن الطاف برون ز انداز خیال
تا چرخ ترقی رفعت او تا مهر تجلی فطرت او
تا سدره بلندی فکرت او تا عرش برین تگ و تاز خیال
در جستن معنی های بعید آغاز طلب انجام طلب
در بستن مضمون های جدید انجام خیال آغاز خیال

بنوشت رسالۂ ہوش ربا در ذکر معراج خیر الوریٰ

ہر لفظ کرامت فہم رسا ہر معنیٔ نو اعجاز خیال

مضمون حدیث متواتر بنمود بصدق بیان کمال

ہر خار و خس چمن خاطر برداشت صفا پرواز خیال

ہر بیت خلاصۂ بیت الحرم ہر نکتہ شگوفۂ شاخ قلم

ہر حرف سعادت بخت رقم ہر مضمون مایۂ ناز خیال

تاریخ بطرز جدید احسن خوش گفت فرشتۂ فکرت من

معراج پیمبر پاک سخن معراج فلک پرواز خیال

۱۳۱۲ ۱۳۰۱

ولہ

این نظم عجیب سراسر اعجاز است | بر پائے طبیعت صفا پرواز است

گویند کہ احباب تاریخ لطیف | معراج خیال لامکان پرواز است

۱۳۱۳

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع ارجمند و فکر بلند گنجینۂ معانی آگاہ جناب مولوی رشید الدین صاحب رشید خلف حافظ رحیم الدین صاحب رئیس کاکوری

حقا کہ فروغ طبع محسن
اک شمع منور سخن ہے
بحر اوسکی وہ شوخ ہے کہ جسکو

بیداری اختر سخن ہے
صفحے پہ ہر ایک سطر رنگین
ہیں یے دلبر سخن ہے

یہ مثنوی چراغ کعبہ
گیسوے معنبر سخن ہے
موزوں نشاۂ معانی

آرائش نو بہار سخن سے
ہر رنگ میں ہے جمال الٰہ رنگ
نسخہ نوبہار دفتر سخن ہے

دیکھا جو اسکو شیفتہ چشم و دل سے
شاہنشہ کشور سخن ہے
آداب کے ساتھ لکھیے تاریخ

پیچیدہ مہر گوشہ سخن سے
انصاف کے ساتھ غور کیجیے
معراج پیمبر سخن ہے
١٣٠١ھ

تاریخ طبع دیوان جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس اعظم بمبئی محلہ نظام پورہ

استاد مرے جناب محسن
کچھ آپکا طرز ہی جدا ہے

نامے سے حضور کے جو پڑھا جاے
طوبیٰ میں ایسی شاخ کیا ہے

واللہ یہ سخن ہے یا کرامات
اعجاز طبیعت رسا ہے

الفاظ شگفتہ کے چمن میں
طوطی معنی کا بولتا ہے

ہر بیت میں نور کا ہے مضمون
کعبے میں چراغ رکھ دیا ہے

ہر طرز میں اک نیا تکلف
ہر رنگ میں اک نیا مزا ہے

ثانی سے جو شعر ہے اول
پہلے سے شگفتہ دوسرا ہے

ہر ایک ردیف تعجب ہے
جو قافیہ ہے ڈھلا ہوا ہے

سیفی کو ہوا خیال تاریخ
کیا اسکا بلند حوصلا ہے

ہاتف نے کہا بہت ادب سے
نعت رسول مجتبیٰ ہے
١٣٠١ھ

وله

میرے استاد محسن نے لکھی مثنوی سیفی

چراغ کعبہ

کہیں کا دلنشین انداز و دلکش طرز رنگین ہو

گئے عرش بریں تک اس جگہ مضمون بلند اوسکے

سروش غیب بول اٹھا کہ معراج المضامین ہے ۱۳۱۰ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی خورشید حسن صاحب طپش

اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلام بمبئی

بارک اللہ چڑھ گیا کس اوج پر سحر سخن
قطرے قطرے میں ہے شورش قلزم مواج کی
دور پہونچا ہے ستارہ رفعت معنی کا آج
بادشاہ نظم کو حاجت ہے تخت و تاج کی
خامۂ محسن نے صفحے پر جڑی ہیں پتیاں
لعل کی یاقوت کی الماس کی پکھراج کی
اے طپش یہ مصرع برجستہ لکھ تاریخ میں
مثنوی با ادب حال شب معراج کی

سنہ ۱۳۱۰ ہجری

سراپائے رسول کریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیہ اشرف نسل آدم صلی اللہ علیہ وسلم

۸۹۹ ۲۶۶ ۲۲۷

للہ الحمد شبِ غم نے اوٹھایا بستر
مژدہ اے دل کہ ہوا نورِ خدا پیشِ نظر

مرحبا طالعِ بیدار مبارک ہو سحر
بارک اللہ طبیعت کا ہے رنگ دگر

گر نہو پاس ادب تو مجھے کچھ دعویٰ ہے
سجدہ کرتے ہیں ملائک مرا وہ رتبا ہے

لامکاں تک لیے جاتی ہے مجھے طبعِ رسا
ہو رہا ہے صفِ ارواح میں میرا چرچا

اوڑ گیا عرش کی پاسے مرے سخن کا پایا
خیر مقدم کی چلی آتی ہے ہر سو سے صدا

بزمِ قدسی کا بلایا ہوا مہمان ہوں میں
ملک آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں وہ انسان ہوں میں

آج کس دھوم سے خدامِ سخن آتے ہیں
مسندیں فکر کی محفل میں بچھا جاتے ہیں

تنگی بزم جہان دیکھ کے گھبراتے ہین
لگاو تکیہ کرۂ ارض کا اوٹھ جاتے ہین

جشن کا روز ہی یعنی کہ شہ اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکھاتے ہین طبیعت سے تماشے کتنے
حل کیے غنچۂ خورشید سے نکتے کتنے
عالم نور مین چھوڑے ہین شگوفے کتنے
عقد پروین سے لکھے ہین معمے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہی آج
دست پرنور عطارد مین قلمدان ہی آج

یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہی
بال پرواز پری چٹکیون مین اڑتا ہی
موج ہی جس سے خجل غرق عرق دریا ہی
آہوئے شوخ ہی کیا کبک خرامان کیا

کوئی شاخ آہوؤن کی جلوہ گری مین تو نہین
کوئی سرخاب کا پر کبک دری مین تو نہین

نگ گلزار معانی کا عجب عالم ہی
ر گل چاندنی کے کھیت سے بھلا کیا کم ہی
غنچے کو دیکھیے تو صبح کا ہمدم ہی
سرو رعنا نہین آئینہ قد آدم ہی

ہر شجر شمع تجلی ہی لگن تھامے ہین
نام ظلمت نہین لاتے کہ جہان لالے ہین

مطر سنبل گل تر حرف ہی غنچہ نقطا
عطی بولا مرے خامے کا میان شعرا
کاغذ مشق ہی اک سیر چمن کا تختا
کیون نہو آج مین لکھتا ہون سراپا کیسا

جسکو گلدستۂ باغ ابدیت کہیے
خندۂ صبح بہار احدیت کہیے

گیسوے حور قلم ہو جسکے سپے خامہ ہو
کہیں اُن زلف سے تصویر سخن گر کیجے
کوہ رضوان سے کہ لادے ہی شاخ شبو
کہ شب قدر میں ہو نکہت مشکین گیسو

منشی وقت اسے علم کا کرم کافی ہے
مشق کرنے کو ہری لوح و قلم کافی ہے

روشنائی کی یہ ترکیب ہو کہ شمع ہی یدہ ہو
جسکی ترکیب کو جبریل امین ہاں مجبور
کوندھ شجرۂ طوبیٰ کا بقدر مقصود
پانی لیں چشمۂ کوثر سے مگر بہر درود

صورت یدِ موسیٰ ہو پڑا انوار کہیل
شمع سے طور معلے کے اڑائیں کاجل

رنگ شنجرف کا بھی اب کوئی سامان کیجو
لالہ زار اپنے سخن کا جو چمنستان کیجو
خضر کو سالک آب از پئے مرجان کیجو
لعل کیواسطے تسخیر بدخشان کیجو

وقت ہے بس یہی انجمن گردون کا
کہ شفق پر بھی اسادہ ہے مرا شنجرف کا

اور کاغذ کا تو ہم نے عجب انداز کیا
پردۂ چشم کو قرطاس خدا ساز کیا
کھینچی تصویر ادب سے جلوۂ کہ ناز کیا
چوم لون ہاتھ میں لیتے عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھینچا نقشا ہے

خامۂ انگارہ کہ تنہا صورت ید بیضا ہے

کیوں نہ سوجان ہو گلزار بہار معنی — ہو رنگینی تصویر سراپا سے نبی
پہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ہی کبھی — تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں جو کھچی

نازش سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے ہیں
بول اٹھا عارض پر نور کہ اللہ رے ہیں

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان — کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہاں
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشاں — کیسی تصویر کہ ہے کوکب معصوم نازاں

کیسی تصویر کہ سب صل علی کہتے ہیں
کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتے ہیں

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل — خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں ہے تو افضل
تیری صورت سے کھلے معنی یا قل و دل — انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل

تو ہی خورشید ہے سب سامنے انجم ہیں نبی
تو ہی شمع ہے تصور میں تو سب ہیں قطبی

تو ہی داؤد نفس تو ہی سلیمان خاتم — فاتح یحیی ہے تو ذکر زکریا ہر دم
خلعت خاص خلیل و برکات آدم — شکر یعقوب ہے و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبرئیل کہ تجھ پہ ہوئی ختم تکمیل
آدم و نوح کے بخشو تجھے اوصاف جمیل
خضر و الیاس کا رتبہ ہے شرف اجمل
اور سوا اسکے بھی ہی سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کا اوجالا کردو
طالع خفتہ کو ہمچشم زلیخا کردے
مثل مردے کے پڑا ہون مجھے زندہ کردو
دستگیری مری فرما مجھے برپا کردے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیون جھکا کرون گنہ گو تو سودا ہی مجھے
طور پر جاؤن تو ناحق کا بھٹکنا ہی مجھے
ضبط ہی کر رسا اعجاز مسیحا ہی مجھے
سچ تو یہ ہی کہ ترے گھر میں کیا ہی مجھے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

واہ تصویر ہی بس حق کی قسم تصویر
ہی دل و جان رسل فخر امم تصویر
بس کہ آئینہ وحدت میں ہی ختم تصویر
عالم نور ہے سر تا بقدم یہ تصویر

سایہ زیبا ہی نہ تھا آپکے قامت کیلیے
روشنائی تھی یہی مہر نبوت کیلیے

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہی
سایہ حق وہ شہ منزلت والا ہی

اوسکے قامت کے برابر سایہ بنا سب کا ہے
ختم ہی محبوب بے لاثانی ہو وہ یکتا اکیلا

لاکھ عاشق ہون مگر لطف و محبوب نہین
ظل حق ہو تو ہو پر ظل نبی خوب نہین

قد کے اوصاف کو یاد نہ بھولو بخدا
آب آئینۂ باطن سے وضو کر کے ذرا
سجدۂ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
اپنی وجہت کر نیت صادق سے ادا

اوٹھ کھڑے ہو پئے تعظیم و ہم طاعت ہے
یہی تکبیر مین عشاق کی قد قامت ہے

عرش پہ کرسی بچھائی ہے مرادہ ہے رسا
اے فلک فکر باندازۂ ہمت ہے بجا
اب یہان آ کے مضمون ہے کہ وحی ہو گی
تو و طوبیٰ و من و قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا مین رہے
سایہ طوبیٰ کا ترے عالم بالا مین رہے

راستی جوہر آئینۂ ایمان ہے دلا
دیکھ دونون الف اوسکے تو کہلا یہ نکتا
کہدے ایمان ہے کہ وہ قد ہے الف ایمان کا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر یہان حدوث و قدم اول کا عقدہ
دوسرا وادی ایمن مین ہے شمع سر طور

سر اقدس ہے حباب لب یا قدم
میم احمد کا ہے دامان احد سے منضم
درۃ التاج ہے اس بحر کا یہ قطرہ کم
یون حدوث و قدم ملکے ہوے ہین باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

لیے امت کے گناہ آپنے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہین کب روز شمار آئی نظر

بخشش حق ہو نہ ہم پر متوجہ کیونکر
زلف مشکین کو دکھا کر جو کہین پیغمبر

ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہی فرق ہمایون پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سر دار ہوا جلوہ نما

پر و بال فسر شہپر نہین کھولے ہی ہما
نہین سرکار یہ سلطان جلش کی حاشا

کشور کاکل پر پیچ و خم سرور ہی
یہ ختن ہی نہ خطا ہی نہ یہ خیبر ہی

خوشنویس ازلی کا ہی وہ پر زور قلم
اہل ایمان کے لیے موی سر شاہ امم

کہ ہر اک حرف ہی اوسکا سند مستحکم
خط گلزار یہین ہی سر خط گلزار ارم

کوچہ خلد نظر آنے لگا دنیا مین
خوب فرق پہ یہ لکھا ہی خط طغرا مین

رخ پر نور کا ہی کاکل شبگون سی ظہور
سنبلہ مین ہی عیان جلوۂ ماہ پر نور

دیکھ لو وادی موسی کے تلے شعلۂ طور
ابر رحمت مین ہی خورشید قیامت مستور

شب معراج مین ہی صبح تجلی روشن

لیلۃ القدر میں ہی نور الٰہی روشن

وصف پیشانی میں ہوتا ہی قلم سربزمین
لیجے بسم اللہ اب وصف کہیے بیقین
مصحف گل ہی رخ خاتمۂ نسخۂ دین
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہی وہ جبین

گلشن عالم میں تنزیہ رخ زیبا ہے
اور گلستان مقدس کا یہ دیباچا ہی

ہیں دو ابروی سیہ زیب جبین انور
طاق یا خانۂ خورشید کے آگے ہیں نظر
نقش ابرو کا دکھاتے ہی جو عطارد لکھ کر
مہ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب میں بھی جو وہ زہرہ جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلو سے پیشانی انور ابرو
ہیں ابھی آئینۂ صاف سے کج جوہر سو
ابرو سے وہم خنجر ہیں مقرر ابرو
موج دریا سے شجاعت ہیں سراسر ابرو

مہ کامل میں مہ نو کی یہ تصویریں ہیں
یا کہی معرکۂ بدر میں شمشیریں ہیں

ایک گل ہی تو ہیں وہ ابروے سیاہ
نظر آتی ہی وقت غضب شاہنشاہ
طرفہ تشبیہ پہ پہونچی ہی سخندانوں کی نگاہ
الف اسم چھپاتے ہوے ہی بسم اللہ

لفظ و معنی میں عجب ابرو کی طاق ہوئی
الف طاق چھپایا تو عدد طاق ہوئی

رگ جو کاٹتا ہو تو شاہین ترازو ابرو
آنکھ پڑ جائے اگر جانب اسب سہ رو
مردمک سنگ ہے اور پلہ ہے چشم وجود
صاف رکھی ہے میزان قیامت آنکھو

آپ پلے پہ بھاری ہوں تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہیں ہٹنے سے تولا ہے

طرفہ مضمون ہے مجھے پیش نظر ہوا گاہ
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہے نہ بادام سیاہ
منتظر چشم نہ کی پر بھی ذرا کیجیے نگاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاءاللہ

لاکھ اگر اچھی سی اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمگین یار سے سخنگو نظر ہیچ رکھے

اک نیا نسخہ نکالوں دل پر جو ہر
پلکیں اکسیر کی بوٹی ہیں حنا اگر سے
صفحے پہ سیم کے لکھیں جسے آب زر
بوتہ چشم پہ ہو آنچ رخ انور سے

صدقے اے طالع بیدار ترے سونے کے
ڈھیلے آنکھوں کے نہیں ڈھیلیں ہیں یہ سونے کے

گردش پر نور تہ زلف شب آسا دیکھو
رنگ کالا وہ کہ صبا جس کے چمن میں پہنچے
ہمیں دو کے بھی دیکھے تو سحر ہو کا
رکھے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر میری نظر

گوہر وصف سے گر دامن دریا بھر جو
یوں ... کہ موتی کہیں پا چل کے ہو

گوشہ سرمہ فلک گرچہ یہ تشبیہ ہے تیر
چشم کا ہے یہ اشارہ کہ کرواں سی گرید

ہو نہ ہین کعبۂ ابرو کی بڑی مردم خیز
رخ کے پیدا ہین ہراک قدسی شمس تبریز

گوش و بینی کو بھی دیدہ کے سبب کہتے ہین
قطب اوپر صاحب انفاس یہان رہتے ہین

بینی اقدس شاہنشہ عالی منظر
آب آئینۂ رخسار کے موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر
یوسف حسن کی معراج ہی پا بیش نظر

صفحۂ خد مبارک پہ الف بینی سے
دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہی

صورت چشمۂ کوثر ہی لب جان پرور
نخل یا دام وہ بینی ہی لب کوثر پر
شاخ اوس نخل کی ابرو ہی جناب اطہر
اور اوس شاخ مین عینین مبارک ہین ثمر

دل عارف اوسکے سامنے مین دم لیتا ہی
نور ایمان اسی سامنے کے قدم لیتا ہی

چشمۂ مہر سے اس بحر مین آب رونق ہی
صفحۂ ماہ کہ انگشت قلم سے شق ہی
وصف رخسار ادا کرنیکا مجھ پر حق ہی
رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہی

مطلع صبح بیاضی ہی کہ نورانی ہی
حسن مطلع پہ مگر فرد سے لاثانی ہی

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو
شمع کے بھی ہم دھوئین اوڑ جائین کچھ دعوا ہو
شامت آجاے جو خورشید کو یہ سودا ہو
صبح ہوجاے قمر شق پہ اگر شیدا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک پڑھجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہی
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکلا کیا ہی

سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہی
اتنی ہو سے نہین بھلا آپ کی شبہا کیا ہی

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نرہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی ہی

لب جانبخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے
آب حیوان نکہا خضر نے کہ چھینٹے دیکھے

دی نہ دم دیتے رہے گرچہ مسیحا بھی مجھے
آب قطرے رہ گئے خورشید کے چھوٹے شیشے

کہون یاقوت تجھے وہ باتین یہان پائین نہین
لعل کہون ایسے نگین ہم کسی ٹھہرائین نہین

گوہر صدف دندان مین کتا سارا دن
جسکی تشبیہ نہوا سکی صفت کیا ممکن

رات بھر تارے ہی گنتے رہے جیسے محسن
یون تو ثابت ہے کہ ستارے ہین پہ گن لیکن

غور سے دیکھیے تو شیشہ کی یہ چھپائی ہین
یا لب ساغر افلاک کے تبخالے ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا در دیکر
پانی پانی مین ہوا جوش مروت سے گہر

آیا دامن مین لیے گرد دیتی گوہر
معنی تازۂ طبیعت سے کھلے یون لب پر

کہدین قطرۂ سائل کو لا تھی نسبت

سدا باچہ ہمیشہ رہو علی

ورز پئے ذکر تبسم آیۂ لا تقنطو نیست

اک تبسم ہی کلید در جنت ہی یہان ۔ ہوئے غفار کے دندانہ تشدید عیان
نامہ بخشش امت ہی جو حضرت کی زبان ۔ نقطہ اللہ سے نامہ ہی سواک دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہی بطرز دلخواہ
ہی لفافے پہ خط پشت لب انشاء اللہ

ای سخندان کیے ہر اروہن کسنے بیان ۔ ملگیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان
پہونچے مین حقہ گوہر کے جگر تک دندان ۔ وہ ج یاقوت مین ہی آتش حسرت کا دہوان

رنگ غنچے کا اوڑا گل کی فعلی چہوٹی
منھ پہ پستی کے ہوائی پہ ہوائی چہوٹی

کوئی کہتا ہی کہ اوسکو شکرستان کہیے ۔ کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہیے
خضر بولے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے ۔ اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ مشتہر اوسکا لقب تازہ کیا
حق تعالیٰ نے اوسی صاحب آوازہ کیا

سخنے نے پیش کیے گرچہ ہزارون مضمون ۔ گفتگو مین یہ بولی مری طبع موزون
مین شگاف قلم صنع اوسے کیون نہ کہون ۔ جس سے ظاہر ہوا سر خفی کن فیکون

شعلۂ نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا مگر سبھی معما سمجھا

ریش مرسل کو نبوت کا رسالا کہیے | نسخِ خطِ شکستِ دلِ اعدا کہیے
سرِ فرمانِ خدا کا خطِ طغرا کہیے | کلکِ تقدیر کا یا خطِ شفیعا کہیے

اسکی وداری سے اللہ نے بخشا ہمکو
ہے شفاعت کی سند خطِ شفیعا ہمکو

رخِ پُرنور ہے قرآن کا پہلا نسخا | ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
شکلِ زیبا پہ تھا مضمون ہمین کا لکھا | اسلیے حاشیہ لکھا ہے خطِ رنگین کا

رخ جو ایمان ہے تو اک جزو ہے یہ ایمان کا
ہے بنا حاشیہ یہ منہیہ ہے قرآن کا

مکھِ پاک الف صاد ہے چشمِ بینا | لام گیسو مین سر مو نہین کچھ فرق جدا
چہرے پہ ہے خطِ گلزار سے یہی لکھا | کہ وہ ہے اصل سبب خلقتِ دین و دنیا

جمع خاطر ہو تو سمجھا یہ مضامین کیجیے
دیکھین تضمینین بہت اک نئی تضمین کیجیے

پردۂ کعبہ ہے گیسوی حبیبِ یزدان | اور محرابِ حرم کا ہے اوس ابروے کمان
اوسمین پاکیزہ مصلا ہے نگہ کا داماں | مردمِ چشم ہے بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان

زیرِ رخسارِ مبارک وہ خطِ ریشِ لطیف
رحل پر جیسے کھلا رکھا ہے قرآن شریف

لو لگائے ہے یہی روشنی خطِ سبز دلا | شمع کافوریِ گردن کا دکھاتی جلوا

نہیں پروا کی پاتی ہر گز فکر رسا
پر یہاں جلتے ہیں جبریل کو اندیشہ کیا

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتش حسن گلوسوز کا یہ شعلا ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
جس سے ٹپکی عرق شرم میں ہے شمع طور
کسی تخیل کی صراحی کا یہاں کیا مذکور
بزم تنزیہ کی کیفیت سے ہے سرجوش سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن میں آئے
خلد میں شربت دیدار حق اچھو ہو جائے

بال گردن پہ جھلک آئے تو ہوا یہ روشن
کہ شب فکر میں افروختہ ہے شمع سخن
ہو تجھے کس لیے ای خامۂ ایجاد پھبن
انتخابی ہیں سب اشعار بیاض گردن

ہر شب و روز چہ آشفتہ بسر می بری
تا مسودۂ گیسو بہ بیاض آوردی

صفت مہر نبوت کا بیاں ہو کیونکر
خامشی مہر دہن اور سخن ہے ششدر
مہر کی پشت کو نقروں سے یہ حق نے لکھا
کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اسپر

ہو سکے مہر بھی جسپہ دل متنبی گمراہ
ختم اللہ علے قلوبہم ابا بلہ

مہر نبوت کے جو معلوم ہوئے حرف تمام
کھل گیا سب پہ نمایاں تھا نہیں اسمیں کلام
رست ہے دعوی مقبولی دین اسلام
ایکی مہر شہادت میں لکھی ہیں دو نام

نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالمگیر
ایک سکے مین کھدا نام شہنشاہ و وزیر

دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہے
شاخ مین گلچین جو کہون شاخ گل رعنا ہے
طوطی ناطقہ اس باغ مین چپ رہتا ہے
بلبل طبع کو غنچے کی طرح سکتا ہے

ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہین
دست گلچین کو یہان دستۂ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچے ہوئے ہے رنگ حنائی کا فق
قلم انگشت بشم ہو کف افسوس رق
کلک مشاطہ نے جب صفحہ کو بخشی رونق
سینہ کلک عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کے سب یکجا ہوکر
میرے ہاتھون پہ تصدق ہوئے گجرا ہوکر

بند دست آپکا ہے یا کوئی خمسے کا بند
طبع استاد ازل بھی ہے عجب نازک بند
انگلی ہر ایک ہے وہ مصرع موزون و بلند
انگلی رکھ سکتی نہین جسپہ کہین فہمند

مجکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے

ہو کف دست منور کو مین کہتا ہون ماہ
غور کیجے تو یہ تشبیہ نہین خاطر خواہ
مہر انور ہے ہتھیلی مہ نو ناخن شاہ
دونون جسوقت مقابل ہوے اللہ اللہ

ہمنے یہ معجزۂ عقد انامل دیکھا

اک گھڑی میں سینہ نور کو مہ کامل کیا

کون لکھے صفت سینۂ صاف سرور
اور کہتے ہیں فرشتے بھی حیران ہو کر

دست سینہ میں حضرت کے یہاں عقل ہے ششدر
لوح محفوظ ہے یا عرش خدا ہے [illegible]

صدر ایوان رسالت کا عجب سینہ ہے
صورت علم لدنی کا یہ آئینہ ہے

صاف وہ ہے نبی کا یہ سینہ شفاف
ہاں مگر سینے سے ہے اک خط تشکیک تا ناف

جیسے نقطوں سے حروف الف صاد کے ہیں [illegible]
جسکو کہتا ہے سخنور کشش مد الف

صدر پُرنور کے شق ہونے کی تمثال ہے یہ
عقل کہتی ہے وہ آئینہ ہے اور بال ہے یہ

مخزن گوہر اسرار شب اسری ہے
جو لکیر اس پہ لطافت ہے یہ وہ چشمہ ہے

شرح صدر شہ عالی کا یہ اک نکتہ ہے
جسمیں معراج لطائف میں یہ دو دریا ہے

خط نہیں سینے میں شاہنشہ بحر و بر کے
عنبریں موج ہے یہ بحر میں گوہر کے

گرچہ پرواز میں اندیشہ ہے بال جبریل
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل

اور اعیان مضامین میں ہے فکر رسا [illegible]
ہو گیا ہمدم لفظ عدم [illegible]

واقف اک ہم نہیں بہت کا فکر و ہو ڈھونڈھا
کمر دیکھی ہیں پر ایسی کمر عنقا ہے

هیچ اسجا هی کسی تیغ و کمر کا مذکور | اوسکے اوصاف هین مشهور میان جمهور
تا کمر غرق عرق هو گئے سب اهل غرور | سامنے اوسکے کوئی باندھے کمر کیا مقدور

سنکے اوصاف شجاعان عرب گھبرائین
چھپے میدان نہین جو آئین تو ہرن ہو جائین

لا احاطہ نسخ مین لکھو تو کہون اک نکتا | لام الف کا هی تقاطع وہ کمر وصل علی
واہ کیا کرون پہ یہ خط نسخ کھنچا | کمر یار کو معدوم هی سمجھے شعرا

نہین ثابت قدم اس نفی سے ثشنا بھی
یہ وہ لا هی کہ نہین جس سے بچا الّا بھی

سر عالم هی فدا سے قدم پاک نبی | وصف مین جسکی سخندانکا لگا گھٹنی جی
هاتھ آیا هی جو کاغذ تو یہ حسرت هی نئی | نہین چلتا هی لگی پانسے قلم مین مہندی

سر بزانو هے ادب سے کے سخن گو بیٹھین
فکر عالی سے فرشتے بھی دو زانو بیٹھین

پھیکی پایا هی شمشاد و صنوبر سی مثال | چمنستان ارم اوسکے قدم سی هی نہال
قد جنت سی گل آئین پئے استقبال | کہہ سبزہ کہ مجھے شوق سی کیجے پامال

مثل بلبل کے سر راہ بچھائین گل چشم
فرش فردوس گلابی هو تو هو بلبل چشم

شور هے عالم بالا پہ قد رعنا کا | سر افلاک هی فدیہ قدم الا کا

ساق ہے مخمل تمنا ملاے اعلا کا
خاک پا غازہ ہے حور و ملک کے رخ زیبا کا

رکھدیا آپ نے جس فرش پہ وہ پا قدم
بڑھ گیا پایہ میں وہ عرش سے بھی چار قدم

بزم میں بند گرہ پائی ہے گر سوسن سے پائے
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے
شمع گو رشک سے جلجائے اگر سر اوٹھائے
گرہ ابرو سے خوبان کی حقیقت کھلجائے

ماہ نو گر کہیں ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنہ چشم فلک میں خلش تازہ کرے

لو مبارک ہو قدمبوسی حضرت محسن
اب نہیں باقی ہے کچھ خواہش ہمت محسن
کسکو ہوتی ہے نصیب ایسی سعادت محسن
آرزو اتنی ہے بس وقت قیامت محسن

سر کے بل جاؤں جو نقش قدم سرور پر
سارے محشر کی زمین رکھ لون اوٹھا کر سر پر

ہے یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور
لو سراپا میں تم وہ عوض حور و قصور
یوں کہے بادشہ یثرب کہ عالم پر نور
میں کہوں واہ مجھے یہ نہیں ہرگز منظور

مفت حاضر ہے مگر اسکی یہ تدبیر نہیں
کھوٹے داموں سے یوسف کی یہ تصویر نہیں

مخمس نعتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ قصیدہ از مصنف قصیدہ ابیات نعت سنہ ۱۲۷۴ ہجری	تاریخ مخمس از مصنف مخمس مخمس نعتیہ سنہ ۱۲۷۵ ہجری

غزل تشبیب

میں بسم اللہ آزادی ہوں پر تاج ہے مد کا
سر تختۂ اول ہوں میرے مشق ہجے کا
الف آوارگی کا ہے نقشہ سرو قد کا
مٹا لوح دل سے نقش نامیں اب جد کا
دبستان محبت میں سبق تھا مجھکو ابجد کا

کسیکو چھیدا مارا ہے اوسنے تیر مژگان سے
پریشانی نمایاں ہے سر گیسوئے لٹ جانے
گرایا چشم میں طوفان خجلت آب پیکان سے
الٰہی کسکے غم میں نکلے آنسو چشم فتان سے
کہ عطر فتنہ میں ڈوبا ہے رومال اوس سہی قد کا

وہی ہے دور حسن چھاون تماشے کی زرق باقی
پھندی کمر میان رکہ چھوٹی کچھ انصاف کے ساقی
گیا وہ دور اب اے شوخ کہ دل ہی آتی جاتی
کہان ہے آتش یاقوت لب میں وہ بہڑک باقی

کہ خط سبز نے چھپا دیا آب زمرد کا

صفائے غیار ہی مجلس نشین پہلوئے قاتل میں
یہی تجویز سے آئی تو ہو میری جگہ دل میں
کوئی کہدی کہ مجھ کو کیوں بٹھایا کیا ہی مشکل میں
کنارے پر بٹھا لے مجکو ظالم اپنی محفل میں

گناہِ شوق سمجھے جو میں ہوں مستحق حد کا

قلم رکھدے قلم کر اپنے دونوں ہاتھ خنجر سے
چلا ہی کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کے شہپر سے
سراپا اوسکا تو کھینچیگا سر تو ڑا اپنا پتھر سے
بنایا خامہ مو کو ہمارے دست لاغر سے

کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

کیا گو صفحۂ تصویر دل کا آئینہ تو نے
نہ کھینچی خال کی رنگت سواد چشم حل کرکے
کہ جلوے نہ دیکھے وہ جو ہیں عکس جیسے آب ان کے
بنایا خامہ مو کو ہمارے دست لاغر سے

کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

یہ بس اب جتنا مٹا ہے بنیگے نقش فنا ہو کر
کمان بل کھائیگی اوتریگا چلہ کش ہوا ہو کر
کمند اے ترک رہجائیگی آہ نارسا ہو کر
اور ٹینگے چکیں تیر ترکش سے جدا ہو کر

ہمارے بعد ہی اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانیں خلق کی ہر جا بیکسے سنبھلتی ہیں
نئی عادت جو والی کی باتیں تمکو جلتی ہیں
کلیجے پر برابر برچھیاں طعنوں کی چلتی ہیں
چھپی مجھ سے کیوں بیٹھے ہو شاخیں نکلتی ہیں

تمہارے پیش رو ہیں عالم ہو ذو القرنین کی سرکا

خبر آنیکی تھی پیغام اجل کا بہانہ مضطر کو
الف آسا بنایا قدر انہ جسم لاغر کو
ستایا ہستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو
سو ہین ناتوان سنکر صدای پاے دلبر کو
مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزہ وصل اوسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرای وحشت مین
گیا جی ڈوب ڈوبی اسقدر دریای فکرت مین
در معنی نبایا اور کوئی جوش رقت مین
لکھے ورد کے مضمون بھی کردشت غربت مین
زمین شعر پہ عالم ہوا دریا برآمد کا

دکان حسن چکی بندہ بیدام خلقت ہی
ترے محراب ابرو سجدہ اسپہ عین عبادت ہے
خریداری تری سر بیچکر حکم شریعت ہی
تری پا زاین یہان فرشی کن طاعت ہے
دہم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

ترے آگے زمین گر کیا سرو چمن اللہ
تہید خرامان تھیو اک بت ہی بھولا چلن واللہ
غضب کی ہی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ
تری کیا بات ہی اے شاہد پاک سخن واللہ
عجب انداز ہی ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھین کیونکہ خوبان جہان کیسر
نہین ہی کوئی تجھسا آفت آفاق ای پری پیکر
گرا از طرز شوخی حسن نوخطان زیر و زبر ہوکر
مقابل تیرے سو حرف آئی خوبان نگارین پر
ادا و ناز مین موجد ہو تو کسر ز جدو کا

مرے ماہ نیک بختی یا مرکا تیری مضمون ہے
مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے

مری سحر آفرینی یا تری آنکھوں کا افسوں ہے | مری طبع رواں ہے یا تری قد موزوں ہے
ہر اک مصرع ہی پیدا سا مضمون ہے تیری قد کا

تخمیس تیری پانچوں انگلیوں کا ایک خاکا ہے | رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے
نگینے قطعہ ہے یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے | تری زلف سیہ کا شعر اک ادنی سا لٹکا ہے
کرشمہ ہی غزل تیرے غزال چشم آہو کا

ترانے بلبل شیراز کے دلکش نہوں کیونکر | کہ تیری بوستان حسن ساری ہو او سوا زیر
ملا رنگ سبا قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر | لکھا سو جانے دیباچہ گلستان کا سو پیدا
تصور جسکے دل میں خال خال آیا ترے خد کا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھی سمجھے | ہوئے ہیں معنی و الشمس روشن پرتو رخ سے
سواد زلف سے حل ہو وو الیل کے عقدے | بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو سے
جواب ایسے کشیدہ بین ہو نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے دیکھو | ہوئے ہیں خاص رنگین ہائی لعل لب تیرے
ہوئے تیرے سر پشتہ کے ہیں تکلم کے نکلے | نکالی چیستان چوٹی کی گیسو سے مسلسل ہے
معما نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھوں کا جل سے | ہوئے حل معنی مازاغ چشمان کے کحل سے
مری فکر رسا پڑھ کر حبیب و حبی حبا اول سے | نکالی چیستان چوٹی کی گیسوئے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

ہوا از خط ریحان ہی سنبل ارو بیشک | یہی مضمون نوا پی ہی گل عارض کی باتو بہ
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک | یہ سب باتیں ہیں لیکن ہیچ وہ ہیں میں گفتگو بیشک

کریں کیا ہمکو حق نے نعت میں سمجھا خوشامد کا

سخندان عندلیبان بھی ہوں تو پیا نغز بھی سمجھیں | تماشا ہیں سب عالم ہستی کی حال اپنی سمجھیں
سمجھ حق سے جنھیں دی ہی معما بیوفی سمجھیں | محل ہی گفتگو میں کیا حسا سب اپنی ہی

مگر صفیر وہان تنگ اشارہ ہی نہ ابرو کا

دہن کو مدعی ہیں ہیچ و صہبای نادانی | جلینگے تیرگا پیشہ آپ کہتے ہیں سگ پیشانی
نہیں اتنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی | دہن سے جا کہو پھر کر نہ کیوں پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہوا ہی مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکی پرتو سے ہی دل آئینہ معنی | شہا ہی جسکے صندوق جواہر سینہ معنی
[illegible] کا کاتب ہیں پڑھے سے سینہ معنی | بنا ہی لب جسکے وہ دہن ہی گنجینہ معنی

زبان سے ریشہ پایا ہی کلید قفل ابجد کا

بنا کر صفحہ رخسار جو ظرف [illegible] قدسی کو | چراغان کو عوض چمکا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک بنا ہی کو | بچھا کر فرش اطلس کے بنا کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

[illegible]

تنہا عالم میں کئی بیٹھے ہی جسکے ... ستان ہین
سکندر اپنی کی ... الفت ہو طوفان ہین
گدا وہیں ہو کے جیب چاک گریبان ہین
قدم آئے ہی جسکے ... شورستان کان ہین
ہوا ہی یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

چھپائی آنکھیں جسکے ... میں آئینہ شیدا
کیا ہی جسنے دامان شفاعت ... عصیان کا
حمایت ... ہی جسکی امت مرحوم کو کیا
ہمارا ... شفاعت ... گاہ مغفرت ... ہوا
بروز حشر ... خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس ... کا ہی پیدا ... حقیقت کی
وہ ... نا ... شیشہ ... لاہوتی
وہی ... ظاہر وہی ہی زینت معنی
بیاض عارض ... سواد ... معنی
جواہر سرمہ ... گردش ... چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینۂ عالم
صفا پایا ہی اوس سے جوہر آئینۂ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم
جلا ... فغان ... آئینۂ عالم
شعاع دست ... شرف ... نور ... کا

گرا دی قیمت جام شرب ... لال وگہر
جدا کی ساغر ... گرد ہلال اور
نکالا اپنی ... لیے گد ... لال وگہر
... الفقر فخری کی جلال اور
گرا ہی جام جم ... سنگ مقصود ... کا

سوا اللہ کو دامن کش اور دونکی توسل سے ۔۔۔ نہ اوسکو کام شفاعت سے نہ کچھ مطلب تقبل سے
شہنشہ دونوں عالم کا مگر نصرت تجمل سے ۔۔۔ سر سجادہ پر فخر اوسکو ہے ہم توکل سے

حریم ناز میں تکیہ خدا ہی اوسکی مسند کا

چمک میں ہے رخ انور کہیں خورشید سے افضل ۔۔۔ ہے نقش نقش ثانی اور نقش یوسفی اول
شبیہ مصطفی ہو کیونکہ ہر مخلوق سے اکمل ۔۔۔ کبھی ہے ہر جہت پیدا انکی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت کیا جہت کے بیچ ہے مظہر کامل ۔۔۔ لگی اوسکے انکی شکل میں طلعت زیبا سے ہے حاصل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہیں اوزار بادل ۔۔۔ کبھی ہے ہر جہت پیدا انکی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہیں گو کام عین عام رحمت کو تغافل سے ۔۔۔ خصوصیت کی صاد انکھیں ہیں گر دیکھو تامل سے
نہ دیکھیں کیا گنہگاروں کو وہ چشم تفضل سے ۔۔۔ سر تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت ہے کہ ہیں سب دیکھتے ہیں ہم ہر چند عاصی ہیں ۔۔۔ نہیں ہے جنت کہ کیا ان ہاتھوں کی ہوتی ہیں
بھلا اوسکو بھولا ہیں طاعت جو ناری ہیں ۔۔۔ تصور کر نہ لے آپ کو بے شبہ ناجی ہیں

یہ وسا ہے ہمیں اللہ کے قول مولد کا

بہت اوپر گئے موسی اگر کوہ طور تک بیچ ۔۔۔ بلا لیا کیا عیسی نے گہیں چرخ پر جلیے
نشان دو دونوں تھے اوسکو نشانی سے کہیں نہیں ۔۔۔ ہر چند ہو گیا زور کیا بنیاد نبوت سے

[illegible]

مقام قاب قوسین او ادنیٰ ہے مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی اگر پائے	کمان کھینچ کیا اندر آپ جھک کر تا ہدف جائے
تعجب کیا اگر احمد بڑھے بڑھتے احد آئے	کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے

کمان حاجت سے چلّہ کھینچ اوپر سے سہم احمد کا

مدینے کی طرف جائیں کہ ہم کعبے کا لیں رستا	نظر آتا ہے ان دونوں گھروں میں ایک ہی جلوا
کہاں اب جبہہ سائی کیجیے کچھ بن نہیں پڑتا	احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدا

عجب مشکل ہے مضمون میں سے مفہوم مردود کا

احد احمد میں یکساں دونوں کا مضمون مطابق ہے	ہر اک ان میں سے ہے معشوق ہر ایک ان میں عاشق ہے
نہیں مطلق دوئی کو دخل دعوای صادق ہے	دوئی ہی عین وحدت ہے مجھے نص ناطق ہے

مفسر سے یہ جملہ آیہ ہے سہم مشدد کا

بنو فی تبہ سب ہیں آیا لیکن سب ہیں پیغمبر	[illegible]	یہ برہان اپنے دعوے پر ہے کافی ای خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر		بلا نون نبوت سب کو ہیم ہم کرتے ہیں

یہاں گھٹ جائیں وسے کے احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹاؤ اعداد میم احمدی جب عمر حضرت سے	نبی آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوئے ہیں نام باری بحث چکا اور وحدت سے	ہوا ہے بیس افزون قاب قلت کا اب کثرت ۲۰

سما پا گئی چشم تا ال صاد سے صد کا

جو پہنچا موجزن ہو کر تجلی گاہ یزدانی	پھری سب قابسیوں سے لگ کر مقصود تا ہاں

سراپا وہ فنون علم مین غرق تھا اوس بحر عرفان کا
جو پوچھا قاف قسم سے راز ادراک ان اسکا مین

ہی شور اوس قسم سے گوہر ثنا کی جوہر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سپہ کا دین سے منہ پھیرنا اپنی کیا پیکا کا پھل پایا
سرون پہ ابر شمشیر ہلالی اس قدر چھایا
ہوئی شام آفتاب بخت پہ تیرہ زوال آیا

مہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمد کا

ہوا اوسکو عداوت کی سمائی جب کسی سر مین
مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین
پہلا جو اوس سے آیا گردش قسمت سے چکر مین
اوتارا اوسکا سر بڑھکر کے ڈوری نے دم بھر مین

ہوا چاک اوس سے گر برگشتہ ہو کر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت
عداوت کھو اجاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
بہا تک پھیلی اوسکی گلشن اخلاق کی نکہت
عداوت ہو گئی تاثیر خلق عام سے الفت

سبب یہ ہی شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق جاہ دلات سے ہون دونی دانہ خرمن
بجھے پانی تو حق آتش سوزان ہو روغن
کرے یاد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن
عجب کیا ہی کہ خوابیدہ زمین سے سوتی رہی گن

نہ کھوئے آنکھ اگر چھینٹا نہ دین آب زمرد کا

عداوت کی قلم سے اول محبت نقش ہر دل ہی
جو قاتل تھا وہی ہی جو ظالم تھا وہ عادل ہی
کہان ہی بات یہ احول و فی ہر شی سے زائل ہی
نہین حیرت کے قابل گر کہ منزل ارہ وا وصل ہی

بیان ہی یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

[illegible]

نبی سے مرتبہ بڑھ کر کیا کہ جیسے ہی ادنیٰ کو — فضیلت ہے فرد فرد انبیا پر حق نے دی اوسکو
خدا کا فضل روز افزوں ہے جس پر کیا کہوں اوسکو — وصال حق سے حاصل ہو گیا ہے وہ ادنیٰ اوسکو

یہاں ہو واصل و باقی نتیجہ ایک ہی تر کا

بندھا سامان جسم روح و قالب کی جدائی کا — جگر شق ہو گئے ہنگامۂ محشر ہوا پیدا
زمیں تھا آسمان عرش تمکیں پیکر والا — پڑا لرزہ زمیں میں جسم اطہر جب اودھر سونپا

سکون کیواسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے — اوڑھائی آسمان کو نیلگوں چادر اسی غم نے
عزیز مصر کے تھے مہ کنعان بھی اسے — عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے

کرے ہے چشمی یعقوب دیدۂ گریاں سو کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتوں کی ہی ویرانی — قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جائے حیرانی
نہ ہے فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی — صریر خامہ سے اس غم میں ہو کر شیون خوانی

قلم کو بچگان بازو ملے اللہ کے ید کا

کھچا سطح زمیں پر جیسے خط روضۂ انور — شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثواب طوف حج پاتے ہیں قدسی گرد پھر پھر کر — شب و روز آسمان پھرتے ہیں پا ان وسکو دیکھکر

کہ ہے نو دائروں میں ایک مرکز صاف گنبد کا

نہیں بیجا قمر قبہ ہے انوار سو ہد کا — برابر رات دن فیضان ہے نور محمد کا
عجب عالم کلس کا ہے عجب جلوہ ہے گنبد کا — بیاں ہو کس سے شان روضۂ پرنور احمد کا

کہ جس پر اک غلاف سبز ہی چرخ زبرجد کا

کرو ان ج صدف بنایا جس نے قصر اہل مشہد کا — فلک کہنا سب بجا ہی کہ شان گنبد کا

نہین کرسی نشین سمجھو نہ سمجھو عرش امجد کا — الگ ہون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہی محمد کا

یہی مسند الیہ اچھا سبب ہی رفع مسند کا

سپہر مہر کا دعویٰ رسائی کو کہان پہنچا — تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہنچا

نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہنچا — نہ گردون کا غبار آتا غبار آستان پہنچا

اثر پیدا ہوا آخر زحل سے طالع بد کا

تنزل ہی مآل اسکا ترقی جسکی فطرت ہی — یہ دعویٰ ہی بدیہی فلسفی کہین گر حجت ہی

توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہی — کرہ آتش کا کیون ہلکا نہیں حیرت ہی

[illegible] کیون شعلہ ہی قندیل گنبد کا

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

ہوا ہی ذرہ التاج سعادت فرق فرقد کا

بہائی گرد ہی کحل الجواہر اسکی [illegible] — بنا پاتے اگر قدسی تو در در خاک بھانکتے

صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اڑا کر — فلک [illegible] کوکب و مدار کی جھاڑو اڑھا کے

[illegible] زمین سرمہ خاک مرقد کا

زمین [illegible] اور فلک سے ہی کہین افضل — ہوا ہر [illegible] دیوار [illegible] چشم [illegible] اول

غبار روضہ سے ہو آئینۂ خورشید کو حاصل | جبین عرش اوسپہ ہو جو خاک آستان مائل

ہر اک ذرہ ستارہ ہو کلاہ فرق فرقد کا

بلندی میں یہاں تک یہ رفعت شان پہونچا | جہاں او کے پرندہ شہباز خیال قدسیان پہونچا

جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا | زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا

کہاں تک اوج لکھے اوسکی خاک پاک مرقد کا

بلاگردان ملک ہیں عالم ارواح کو عشق ہے | زمین پہ چاندنی یا سایۂ قصر پریوش ہے

فلک پر شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے | عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے

فلک ہے یا کلس رکھا ہے چھوٹا سا زمرد کا

ترے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے | عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے

پناہ بیکسان یا دار الامن کون و مکان کہیے | ملاذ جن و انسان مرجع قدسیان کہیے

کہیں ہے قبلۂ حاجات کہیں ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار میں جو پاتے ہیں | در کعبہ او سے در پر اپنے رکھو لاتے ہیں

پیام ہو کہ ملا کس تکلف سے سناتے ہیں | سلام حق کو لیکے ہر دم جبریل آتے ہیں

عجب مضمون کہیا اس بیت میں آورد و آمد کا

صفات اوس حرم بالا کی بہت بڑھ کے بیان کیجے | بلند اس بند میں مضمون زمین کو آسمان کیجے

قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے | ہے جی میں اس زمین کو تختۂ سرو روان کیجے

قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

قیامت میں ہی کیا دھڑکا سواد دفتر بد کا — مطلع — نظر میں نور ہی تیرے بیاض صفحۂ خد کا
و داغ اب عرش پر کیونکہ پہونچے خاک مشہد کا — تصور میں تری جنت ہی گوشہ اپنے مرقد کا

کہ تھا لا میری چشم تر کا ہی حاوی ترے قد کا

کہیں شمس و قمر سے بڑھکر جلوہ ہی تری خد کا — مطلع — ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
دو عالم میں ہی پیدا نور تیری ذات ارشد کا — محمد مصطفیٰ پتلا ہے تو نور مجرد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشکین ختن میں نافہ آہو کو — گلستان کو کہو کہ چھوڑے اپنے سرو دلجو کو
نہ پہونچے اوسکی نکہت عنبر پیچ گیسو کو — سیہ او بدبخت تشبیہ کیا تیرے گیسو کو

بہار گلشن تنزیہ ہی بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھیں ہیں تجھ سے دو عالم سے کنارا ہو — دوئی میں دور وزرہ زیست میں جو ہر تماشا ہو
نہ اوسنا ہو سرو خلد کے پہلو میں طوبیٰ ہو — میسر ایک جلوے میں مجھے لطف دوبالا ہو

کروں میں دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھوں کیا مدح ختم المرسلین حضرت میں — کہ ہی وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت میں
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت میں[1] — بیاضی مطلع عارض تہ دیوان حدیث میں

نکلا مطلع ایجاد میں مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سبکو ہدایت ہو — اگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری وہ عالم دو
رہے حکمت کہ آپ سے او پہ گم گشتہ تھی ہو — بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجھکو

[1] فطرت نام شاعرے بود لہذا لطف دوبالا شد ۱۲

ہوا اختتام [illegible]

دوئی سمجھے کیوں نظر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو
بنایا نور یکتائی سے سراپا ہی حضرت کا
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو
نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو
جو روشن بزم وحدت میں ہوا اک تیرے قد کا

بیان شان بسم اللہ ہے ابرو کی آیت میں
خلاصہ سورۂ والشمس کا ہے تیری صورت میں
تری باتیں شریعت میں ترا جلوہ طریقت میں
کلام ناطق آیات قرآن حقیقت میں
سراپا معنی تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

نہیں ہے تجھ سے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی
تجلی دو جہاں کی تو نے اپنی ذات میں دیکھی
ازل سے ہے تری تقدیر اے محبوب حق چنگی
خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگایا اوس میں قد آدم آئینہ ترے قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا
سمجھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
بس صد محو و اثبات ایک مدت میں کھنچا خاکا
مٹا ڈالیں بنا کر صورتیں آدم سے تا عیسیٰ
تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

اٹھا لینا بہت دشوار ہے میرا چلن محسن
ٹھہر سکتے نہیں آگے مرے ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہوں میں ہمسر میں سارا بانکپن محسن
مقابل مجھ سے ہو کیا مرد میدان سخن محسن
کہ جوہر ہے مری تیغ زباں میں وصف احمد کا

امیر اوس کا مقولہ ہے کہ جو اس راہ پر آئے
جھکا دے وہ سر تسلیم پہلے پاؤں پھر رکھے

مجھے بچپنا تھا کہ تعلیم پائی اشارات سے میں نے — فضائے تنگ سے ان قلم میں نقطہ و خط

بڑے استاد نے مجھکو سکھایا ہی سپہری گرد کا

ز مدح غیر سے مطلب نہ ہم سے اس قلمرو میں — قلم جاری ہوا احمد کے کرم سے اس قلمرو میں
حسد کر کے کہاں جائیگا ہم سے اس قلمرو میں — سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو میں

کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا موید کا

زبان تیز کے جوہر نمایاں ہو تو پہچانے — ولایت میں جو صفین کہیں صاف اس تیغ مصدر نے
گرو کیا کیا دست فکر سے تیز کو ہیں دستانے — کیا شیراز کو پامال اردو سے معلّا نے

گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ و کلمہ کہا ہوں نعت میں اعجاز ہے روشن — قطعہ — سواد ہر رقم ہے دود شمع طور کا مخزن
قلمدان بیت کوہ طور سے سطر طور کا دامن — عصائے موسوی خامہ ورق ہے وادی ایمن

یہ بیضا کو داغ رشک رہتا ہے مرے ید کا

دبیر آسمان کو ہے کہیں میرا لقب اختر — ہر اک صفحہ مرے دیوان میں ہے رشک سپہر
چمکتا ہے مرے شعر روشن کی طرہ ہے تجلی پر — پڑا ہے طور کی چوٹی میں صباف رہی سکیں

لکھا ہے شعر وصف سے تابان محمد کا

ہوئے ہیں نظم ہر چار ارکان سخن مجھ کو — منور ہے چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
جہاں میں ہے فروغ نور ایمان سخن مجھ کو — زمین شعر پہ نازل ہے قرآن سخن مجھ سے

کتاب آسمان اک نسخہ ہے لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان پہونچا | فرشتون کو جہان پر جلتے ہین آگہ وہان پہونچا
بہر کے ایستہ آرای تا فضای لامکان پہونچا | سخن میری قلم کی نے سواری ہی کہان پہونچا

کہ کاسے کو سون سبزہ رنگ پاچۂ زبرجد کا

مضامین مختلف ہون فکر عالی کا اشارا ہی | کہ تخصیص قوافی سے مناسب کنارا ہی
طبیعت بارہا برآئی ہی دل نے جوش مارا ہی | مری طبع روان کا پہر وہی گھاٹ اتارا ہی

تماشا دیکھیے بحر سخن کے جزر کا مد کا

ہر جو بےامکان و دونون ہی جلوہ نور یکتا کا | مطلع | وہ اک غنچہ پہ اک گل ہی سرے گلزار قدرت کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا | احد کا غیب مین ورد شہادت مین احمد کا

ہی مشہود ایک ہی بیشک دو چشمی ہای اشہد کا

ہوا قصد جب میل نعت مین موزون قصیدہ ہو | لکھے مطلع ہیا ہی کے جو پائے قافیہ دو دو
نہین آتا ہی مجھ پر حرف گر انصاف سے دیکھو | بمجبوری لکھا الیہ کہ صورت افزا اللہ کو

نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر مین عالم کو نہ حیرت ہو | یہ مضمون صاف روشن ہی اگر چشم بصیرت ہو
موخر انبیا سے کیون نہ خلق جسم حضرت ہو | یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو

خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہی اس تاخیر مین گر غور سے دیکھو | کہ اس منصب سے پہر ادنا نہ یا محروم رہ جاتے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلو | کہ دست صنع گر فارغ ہو مقصود اصلی سے

مقید ہو نہ ہوگا مطلق احاطہ قید کا

خلیل اللہ نے کی داد کیا ہی گرم بازاری لگائی تجھ سے لو اپنی گرمی بازار طنازی
ہوا گلزار سے تجھ سے وہی شعلوں کو سر افرازی ترے شوق سے مثل شمع کی آتش ہوگا بازی

ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہوں ان قبر آمین کاتب اعمال سچے ہیں مدین نیکی ہی کی رہیں باقی ساری قبرین
بدی کا جو ہر قدم ہو جا پڑے تنہائی کے گھر میں ہوا سب شفاعت تیری گردیوان محشر میں

صحیح آئے نہ میزان میں سیاہہ قید کا

سوا اللہ کے اعلم ہیں سب تیری حقیقت کے ملک جن بشر کوئی نہیں واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہیں ہے تیری خلقت کے کبھی پہلے تری تصویر ازل میں دست قدرت سے

ہوا الف خدا سے اشتقاق اول تری خد کا

مناسب ہے تری مژگان کی چلیں بیت ابروان کو مزین ہے ترے خط کا کتابہ عرش سبحان کو
ترے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو ترے ابرو کی ہے محراب لازم طاق عرفان کو

در اسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا

دکھاتے قیصر و انجم نہ مجھکو آسمان جاہی مری نظروں میں ہے اک گردہ چتر شہنشاہی
ہوئی تیرے مراتب سے کیا ہی کسکو آگاہی تجمل کا ترے ماہی مراتب سے تا ماہی

ثریٰ سے تو ہے اک گاو تکیہ تیری مسند کا

مگر ہم کیوں نہ ہوں اعمال قوالت او رخوار ہیں سب ہی کو کنہ بتائیں خطا تری خدمتگذاری میں

غم و شادی ہین دونون ہمہ تیری یادگارین
الم معروف تیرے دشمنون کی غمگساری مین
خوشی کو کام ہی تیرے محبون کی خوشامد کا

طبیعت کے سخنداون کو منظور آزمایش ہے
وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمایش ہے
بہت سے شعر باب نعت مدحت کی گنجایش ہے
ستایش کے لیے تو واسطے تیری ستایش ہے
کہ ہے مذکور قرآن مین ترے اوصاف حمیدہ کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
صحف جتنے ہوئے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے
جو ہو تیری ثنا پر بندہ ہم مین سے وہ سچا ہے
سوا تیرے کسیکی مدح کرنا جنکا شیوا ہے
یہ سچ ہے وہ سیہ پیرے ہین جھوٹا قول ہے جنکا

تری خدمت مین ای صاحب اگر عمری گذر جاتی
رہا ہون جتنا تیری ہی دستگیری دین و دنیا کی
ثنا سے دور ہے کیسے ہو آلودہ زبان میری
یہ خواہش ہے کرون مین عمر بھر تیری ہی مداحی
نہ اوٹھے بوجھ مجھسے اہل دنیا کی خوشامد کا

بھڑکے ہے سوز دروں داغ عشق فتنہ سامانی
تماشا ہے کہ چمکے بخت نور مہر عرفان کے
شرر نکلیں اور اٹھیں شعلے ہووے برق لمعان
چمک اٹھے درد کی دل مین خیال مہ تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسا ہے دام گیسو سے سلسل مین مجھے ایسا
یہان جب تک ہے آب و دانہ تجھ پر پھر کر دم میرا
رہون مین تشنہ پر یا جب قفس چھوڑون عنصر کا
کمند دل سے نہ چھوٹے تیری زلف دور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بناوے مجھکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
کہ ہووے مست شعر ہر یک جیسے جام و مینا سے
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے
ہرن ہو نشۂ میں انشا ئین چین و دنیا سے
رہون خالی تصور سے کہین و وال ہو و دو کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
مذہب ہو طلائی حرف سے اعمال کا دفتر
محک مین امتحان کے پیشگاہ حضرت باری
برنگ زر چڑھے سونا مرا میزان محشر پر
اوٹھون مین قبر سے مخمور تیری چشم آہو کا

کرے میسے لیے بیتابیان ہر موج کوثر مین
جگہ مجھکو ملے رشتے کی صورت قصر گوہر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین
فرشتے دیکھ کر مجھکو کہین دیوان محشر مین
جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے این قصیدہ کو جو مین وصف حضرت مین
عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
کہی ہین بسکہ اکثر شعر موزون وصف قامت مین
تلا ہے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین
بطرز تازہ ہو وزن اسکے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو
اوٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو
ترے دربار مین ہر وقت بیٹھنے کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ تجھکو غیر خالق سی کسی صورت جدا سمجھون
ظہور شان وحدت کا مین تجھکو سدا سمجھون
حق آئینہ ہو دل صاف اصلی مدعا سمجھون
ترے عارض کو مین آئینۂ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھوں رخ تاباں کو یا مہر سما سمجھوں
کلف اس میں جو ہیں ان میں کہیں سمجھوں تو کیا سمجھوں
پری شیشہ میں یا ہیں برعکس ایک غرق تہ سمجھوں
ترے عارض کو میں آئینہ نور خدا سمجھوں
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر تیرے ذوق ہی بڑھ جائے زردی
قلم کے نکلیں آنسو ہو یہ جوش خندہ شادی
شمول اشک شیریں ہو دوات اسد پہ پھیکی
الٰہی کھیل جائے روشنائی میرے نامے کی
بڑھا معلوم ہو لفظ احد پہ میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میری نامی کی
کوئی تو رنگ لائے روشنائی میری نامی کی
نئی صنعت دکھائے روشنائی میری نامی کی
الٰہی کھیل جائے روشنائی میری نامی کی
بڑھا معلوم ہو لفظ احد پہ میم احمد کا

تمام شد

تاریخ خمسہ

اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی وآله واصحابه وازواجه اتحادا
سنہ ۱۲ ہجری

ایضاً

اللهم صل علی محمد عبدک رسولک النبی الامی وآله وازواجه اجمعین
سنہ ۱۲ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ

رباعی

جز احمدِ بے میم نہ علیمش شودی	جز احمد با میم نہ بود وکسے نہ نمود
از قطرہ چکیدن خوشم از دانہ دمیدن	سر بادہ وجودی و دہن با دو درود

امّا بعد صدف گوش از گہر لبریز۔ و دامان نگہ از چمن مالا مال۔ کہ سواد گیسوے عبارتش
در پردہ ابر سیہ مست جوشیدن ست۔ و صفاے عارض معنی را آئینہ صبح بہار
گردیدن۔ لآلی الفاظ آبدار را طلسم محیط در گرہ بستن ست۔ و انار مضامین پُر بہار را
رونق بازار ارم شکستن۔ شاہد بندش نازک را مالاے مروارید صفا در گلو
و حسن ترکیب شگفتہ را زیور گل نگ و بو۔ نقاش صورت آئینہ زار تجلیات اعجاز نما
ید بیضاے منشی میر احمد ابن مولوی کرم محمد مینائی ست کہ چرخ مینا کار در خمکدہ
فکر بلندش شیشہ خم دہ بر طاق نسیان میگذارد۔ و فلک نیلگون در چمنستان
طبیعت عالیش حکم سبزہ بیگانہ دارد۔ خیالش ہا در شیشہ خانہ نازک ادائی
نیرنگ بال پریست۔ و خامہ اش را در بزم افسون طرازی خرام جادوگری۔ سحر معجزہ
زور و منش در شکار کبک دری شاہباز و تیغ ہندی زبانش در معرکہ اردو
ہنگامہ طراز۔ مشکل پسندی وقت تلاش و لب شیرین اتہمت ہن۔ و ما شگافی بہار تصوّ

غنچهٔ معنی را شور شگفتن - ترجیع بند الفاظش از تواتر ورود مضامین اصل فیض
مصرع لبش از جوشش نشئهٔ معانی پیمانه ستراود در قلقل - غزال غزل به جستن را سواد
تحریرش ختن - و عقیق آبدار قطعه رنگینی تقریرش یمن - بفیض خلعت تضمینش
حروف ناسنجیدهٔ فقیر محسن قامت موزونی آراسته - و به پیرایهٔ نو آیین گلگشت الفاظ
بنازکی اداهایی برخاسته - اکنون گرمی آن شعر با فسردهٔ کانون خیال
از بنیاد افسرده سنجاک آمیخته است و رسائی آن قطرهٔ عرق انفعال از آبروی سجود عبا
ساحل سنجیدن - الغرض نشئهٔ صهبای کمالش را در میکدهٔ ناقص پسندی جوش بهم
در پیالهٔ ست و مهرش را در فضای ذره نوازی تاثیر آفتاب جبال رباعی

اشعار مرا تحسین کرد امید — جوش اثر آنکه سخن دانش دید
گویا هر ریشهٔ زمین شبنم — پرخون با لبه و غنچه بستان گردید

سنجیده نظمی که خامهٔ معنی تشبیه اگر از تمکین آب گوهر شکل مستقبلش کشد نیم رشح آید و
سکاسه بهزاد تمثیل اگر از رنگینی گل نقشی بردارد بهارش خزان گردد - بلندی
مصرعهایش جبین سخن را ابروست - و صفای ترکیبش عارض نظم را آبرو - صبح رخسا
ره طراز بندشش تمکین و شکر خند - و طرهٔ کاکل مضمون از گره بندی تضمین مرغوله
ورشتی سلسله شوخی از شکست گیسوی عبارت چست - شکستن کلکم گوشهٔ سعید
به بهانهٔ شوخی درست - نظر باز معنی را از صورت الفاظ محجوبی در پیش - و صورت الفاظ را
از صفای معنی آئینه در نظر - پنجهٔ خورشید بزوال حسن انگشت نما ست - صبح مثالش هر او زبانه

ومخمس تحیر و بسکته حیرت منسوب دیباچه پرورش سنجیدن نشاید طبیعت مشکل پسندکه بتصدیق نظم پروین سر آسمان میکشید گره بر جبین ست - و فکر نازک بندکه بخیال خجسته کار خان ناخنی بدل میزد پشت دست بر زمین - ساز مقدس نغمات هند با آهنگ حجازی در طرب ست - و رنگینی اردوی معلی جلوه فروش شهنشاه عرب - و دانع گهرهای قبول از خزینه رحمت نثار پرداز - و رواج گلهای درود از چمنستان کرمست اهتزاز

رباعی

این نظم اعجاز اصطفای سخن است	پیغمبر اوج کبریای سخن ست
حقا که در مدینهٔ علم امیر	مدّاح پیمبر خدای سخن ست

بسم الله طبع موزون شنیدن چین دیباچه نسخه ابجد تاریخ گردید- مخمس نعتیه را فاتحه طراز درود ماثور را خاتمه پرداز گردانید- همانا تاریخ اولین از مفتاح الف خامهٔ جادو طراز شش قفل حیرت کشود و باده دوم از صاد وصل علی که چشم قبول استاد ازل طغرای عنوانش کرد جلوه نمود- یارب دو دامان قاف قیامت که جزا را شرط عمل کنند نفی افعال ماضی ما هر نقطه این نامه مرکز کاف کرمست- و دندانهٔ شین شفاعت ممدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده

من و پر غفلتی و تجسس ردی	ز تمهین شش و در کمین بدی
تو مرا زده و حجت و سندی	تو مرا سبب و قوت و مددی

ما لعجزی سواک مستندی

نه عصا دارم و نه بینایی
انت یا سیدی و مولائی

ما لعجزی سواک مستندی

دشمن جانم آسمان و زمین
دشمنان بهر کشتنم به کمین

ما لعجزی سواک مستندی

خویش بیگانه دوست دشمن من
ماندهام مشکل است در فتن من

ما لعجزی سواک مستندی

دل بیمار و خاطر رنجور
شب دیجور و چشم من بی نور

ما لعجزی سواک مستندی

گشته ناخوش ز من خدای غفور
آمدم بر در تو از ره دور

ما لعجزی سواک مستندی

دل پر از درد و سر پر از هوسی

بیکسم در جهان و نیست کسی — هر سی یا انیس دررسی
یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامت من — هست هر روز من قیامت من
شو شفیع و مکن ملامت من — نیست جز بر درت سلامت من
یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

سوی ملک حجازم آهنگ است — نام هندوستان مرا ننگ است
آستانت هزار فرسنگ است — دیده ام کور و پای من لنگ است
یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان — چار سوی سواد هندستان
زور ظلم است و قوت شیطان — خوف جان است و خطره ایمان
یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

تشنه خون من جفاکاری — دشمنم ظالم ستمگاری
من و در حال خود گرفتاری — نه مرا مونسی نه غمخواری
یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

کشتیم نشستن چو دیده تر — گشته ملاح و ناخدا مضطر
بحر پرجوش و موج پرخطر — سر زسامان گذشت و آب از سر
یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من — آب چشمم گذشت از سر من
راه گم کرد خضر رهبر من — نه کسی یار من نه یاور من

یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

زخم از دل گذشت و دل ز قرار — خار از پای و پایم از رفتار
رفت هوش از سر و سر از دستار — کار از دست و دست من از کار

یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

کشتی من شکست و لنگر او — غرق شد ناخدای رهبر او
بحر در هر لحظه جوشش دیگر او — من نه بیدست و پا شناور او

یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم — دیده پر نقش پای یارانم
ذره دشت و گرد دامانم — راه گم کرده در بیابانم

یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

ظلمت دهر چون صف مژگان — نور چون چشم سرمگین پنهان
لمن الملک کفر را بزبان — این مناجات بر لب ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

روحم از تن جدا و تن ز توان — سینه چون یاس و یاس بی پایان
جان من بر لب است و لب بفغان — دل پر از درد و درد بی درمان

یا حبیب الله خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

ناکسان بے سبب مرا دشمن — ہمسر خود آشنا خدا دشمن

دوستان سنگدل وفا دشمن — جملہ محسن کش آشنا دشمن

یا حبیب الله خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ وتضمین

مولا میرے عقدہ ہاے مشکل وا کر — ہر چند مجھے کو بانغ قطرے کو دریا کر

پر یوں پانیک تری امت یاں ہیں — محشر برپا ہے تو مجھے برپا کر

ایضاً

یارب آ رسا مدینے پہونچے — ہر بار دل مرا مدینے پہونچے

پہرے کا ہیں گناہ ناتوانی سے اور کے — گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

ایضاً

مانند خیال شکل در سر من — بکشا بند گرہ زبان و دہن من

دارم گرہی و مشکل انیست کہ ہست — جز نقد گرہ در گرہ گوہر من

ایضاً

اک شان خدا ہے سید عالیجاہ — مالک قدم وحدوث کا شاہنشاہ

جس ملہ کھلی حقیقت اوسکی محسن — بیساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

ایضاً

سبز کن ای سید ابرار مرا
در روز حشر دل مشکل بگشا یار مرا
چون دانه هزار بار بر روی زمین
گر چرخ بیفکند تو بر دار مرا

ایضاً

یارب بطفیل حسن آن شاه زمن
بیگداز هر زبان من سوز دمن
گر بسوزی چو شمع رخسار بتو
ور پیش کسی چو زلف شکن بشکن

ایضاً

عقدے مشکل کے میرے مولا کر
ثابت قدم ہم منزل استغنا کر
درماندہ ہون خستہ حال ہون بیکس ہون
سر پر میرے ہاتھ رکھ مجھے برپا کر

ایضاً

زان پیش بیا که من بخاک آمیزم
جان چون گهر سخن بپایت ریزم
در صفحهٔ دیده و دلم ای محبوب
بنشین چون نام و چون نگین نقش گیرم

ایضاً

رنگین تری بزم اسے شہ خوشخو ہو
باقی تو ادا ہی کی عیان ہر سو ہو
تشبیہ کا پاتا ہون مرقع سنسان
تمہیں کو دیکھا تو سمجھا ہم جادو ہو

تمام شد

قاعدهٔ سریان پیدا شدن لفظ احمد از احد و احد از احمد و نیز از هر لفظیکه فرض کرده شود
بلا تبدیل و تغییر قاعدهٔ ایجاد بنده محمد احسن عفی عنه پیدا در خیر و سخن شده قصیده

ای خلوتیان پرده راز	گوشی که صدا چه میدهد ساز	اعراض چو باهر آنچه بود است
آیینه وحدت وجود است	رنگین چمن جهان ز انسیم	رنگی بود از بهار تشریح
هر قطره بیاد بحر پوشش	هر غنچه بهار در جوش	در عالم وحدت آشنائی
تاج سر بندگی خدائی	آری ز دل حقیقت آگاه	خوش گفت هر آنکه گفت والله
خاصان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند	اینک سر پائی از سروشم
در گوش رسید بی در هوشم	پیدا شود از نوای این نی	احمد مثل احد ز هر شی
پیش نظرت ظهور گیرد	احمد ز احد احد ز احمد	پس هر لفظی که خواهی ای جان
اعداد وی کن چهار چندان	یک کم کن و ضرب ده بچارش	کن طرح هشت و بر شمارش
بنیاد عمل بود ازینجا	پیشش پس طرح باقی را	در ستّه بزن و زیاده کن یک
حاصل شود ز شش تا احد بیا	وز بهر حصول احمد آید ا	زن در احد و احد بیفزا

بر فکر تو احسن آفرین باد | احسنت ز معنی آفرین باد

مثاله

احمد	عدده ۵۳	ضرب در ۴	حاصل ۲۱۲
بعد کمی یک باقی ۲۱۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۲۴ ۸	تقسیم بر هشت
باقی ۴	ضرب در ۱۲	حاصل ۱۲	یک زیاده
حاصل ۱۲	که اعداد احد باشد		

مثال ثانی

۱۵۱	عدد ۱۴	ضرب در ۴	حاصل ۵۲
بعد کمی یک باقی ۱۵۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۲۰۴	تقسیم بر ہشت
باقی ۴	ضرب در ۱۴	حاصل ۵۲	یک زیادہ
حاصل ۵۳	کہ اعداد احد ہستند		

مثال ثالث

ہادی	عدد ۳۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعد کمی یک باقی ۴۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۲۱۶	تقسیم بر ہشت
باقی ۴	ضرب در ۱۳	حاصل ۵۲	بزیادت یک
حاصل ۵۳	کہ اعداد احد ہستند		

برای استحصال احد

ہادی	عدد ۳۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعد کمی یک باقی ۴۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۲۱۶	تقسیم بر ہشت
باقی ۴	ضرب در ۱۴	حاصل ۱۲	بزیادت یک
حاصل ۱۳	کہ اعداد احد اند		

رباعیات

معراج کو جو گئے حبیب رب البشر — آیا یہ بیان نور و جلال اکبر
جب آئے سے پوچھا یہ عالم قدس — اک چشم زدن میں سات سو برس گذر

ایضاً

کے حسن نبی کی مرتے ہوئیں نا سمجھے	اونکا ہی خیال مرتے جیتے ہیں رہے
جب بند ہوا آواز مرادم تو ملے	آہنگ حجاز ہو مدینے میں سمجھے

ایضاً

ایمان کا شرو سب ہے مجھے یاد آیا	شب وہ ہمیں وہ سید سجاد آیا
جلدی ہوئی ایسی کچھ کہ اس عالم تاب	سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا

ایضاً

[illegible] ہاتھ زندگی سے دھو کر	بچھتا ہی نگہ اقربا ہمار سے رو کر
حسن [illegible] ایسے بچھتے ہو چھوڑ و گھر بار	جنت کو چلے چلو مدینے ہو کر

ایضاً

جو کچھ نوازی کا تھا سے وہیاں سے	بخشش سا یک عطا لطف آپ نے اوپر
ہدایت کے بارے ہدہ واحد ہوں	جب وزن حساب میں قہ میزان آئے

اشعر با [illegible]

آوردی حسن معانی لفظی ست چون تشنیش را گویند و در کمن حق ستایش لازم آید اگر کوشید یکن و دو خواندن مناسب بلغت صحیح با [illegible] گویندی [illegible] آن [illegible] حرفی [illegible] در کلام معتبر اهم است که برخی قواعش خواندن چهار شش را با سیوش نسبتی کرا ولش ابا دوم و ضعف دوم را با ثالثش همان کرد دوم را با چهارم آن اولش سوم از احاد

[illegible]

و دوم بیشتر آن چنانچه سوم از نشر است چهارم و پنجم اول و اشکال ... ششم و هفتم

دوی بیش سیخ چهارم سست چهارم سبع دوی محاسی که اسباب پنج است بار کند اول تا بیش

بردو ما هر شود دو سیاحتی که شعاش عالی اسرنده بسته باشند ثالث ... بعض همچنان بر دو شکست

گردد اگر یکی از چهار حرفش انگشتی یک باشد و اگر دو انگشتی و دو اگر سه انگشتی همچنان سه صورت تمام

و اگر چهار انگشتی هم با چهار مساوی باشد کسی از اول صورت گرفت چنانچه بعض انسان از حضر

قرآن مسامیش در زمین جا دارد چنانچه اسم آن در آسمان احمدی سر نشینش می شتی

در وجه بسر کرده دیگری خیال صورتش کرد یعنی از جا در آمد حکایت مختصر کنم آن یوسف لقا

چون نوح برای سفینهٔ آدم ناخدا ست کمال صورتش آنکه آینده است و نقصانش آنکه خدا [illegible]

معما باسم محمد

صبح آمد و شب تمام گردید
احمد و داع خویش خواندم

معما باسم نبی

وی کثرت یاران ترا ما دیدیم
فرد اسمای عاشقان را دیدیم
گردد ورق نشد ز مردم خالی
از پشت ورق شمار اسما دیدیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مدیح خیر المرسلین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبے میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

دھر کا تیر سا چھوا ہے برق سے جل میں آگ
ابر پھرتی کا مہینہ ہے لگے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلیٰ ناظم
برق بنگالہ ظلمت میں گورنر جنرل

نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیوں کر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

[illegible]

راکھیاں لیکے سلونوں کی برہمن نکلیں — تار بارش کا تو ڈوری کوئی سمجھا کوئی لپ
ایسی میلا تھا ہنڈولے کا بھی گویا بالا — نہ بچا کوئی محافہ کوئی رتھ نہ بہل
ڈوبی جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے — نوجوانوں کا سنیچر ہے بڑھوا منگل
تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے — بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھر کے گنگا جل
کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہ نو کی کشتی — بحر خضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل
قمریاں کہتی ہیں طوبی سے مزاج عالی — لالہ باغ سے کہتے ہیں دو لاکھ کنول
شب دیجور اندھیرے میں ہے بادل کو نہاں — لیلی محمل میں ہے دیوانی ہوئے منہ پہ آنچل
شاہد کفر ہے گھٹے سے اٹھائے گھونگھٹ — چشم کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل
جو کیا بھیس سے جوگی لگائے ہے بھبوت — بالکے بیراگی ہے پیت پہ چھالا رنگل
شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید — ہو یہ اندھیر چھپائے منہ سے تا شہر جل
وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع — گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھو تو نہ ملے پیکر شل
نور کے چھپتے ہیں پردہ ظلمات میں نہاں — چشم خورشید جہاں بین میں ہے آنا زل
آتش گل کا دھواں بام فلک تک پہونچا — جل گیا مشعل خورشید کی چھت میں کاجل
ابھی جل نہیں سکتا دہ اندھیرا کیسا ہے — برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل
جس طرف سے گئی بجلی پھرا دو ہرا فتنی — قلعہ چرخ میں ہے ہول کھلبلیاں بادل
فیض ترطیب ہوا سے یہ دکھائی تاثیر — زر محلول ہے اخگر تو کہیں ہے مشعل
آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے — کیسے تصویر سے گرنا نہ کہیں دیکھو سنبھل

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا — شاخیں کاہشاں کی نکل آئی کونپل
دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار — دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احول
خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز — پھول سے کہتی ہیں پھلتا رہے گلزار ازل
عطر افشاں ہے شبنم گل نسرین و سمن — نخل وادی موسی سے ٹپکتا ہے عسل
پہن لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ — چرخ پر بادلا پھیلا ہے زمیں پر مخمل
جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر — مصحف گل کے حواشی پہ طلائی جدول
ہم زبان وصف چمن میں ہو کے سب اہل چمن — طوطی کی ہے جو تضمین تو بلبل کی غزل
تخت طاؤس گلشن پہ ہے سایہ کیے ابر — چتر کھولے ہے سر فرق شہ گل پہ سنبل
جس طرف دیکھیے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں — ایک کہتی ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی فیشل
آہ قمری میں مزہ اور شرر میں تاثیر — وہیں کیسے پھول آنے لگے پھولیں پھل
شاخ پھولیں ہیں جو سنبل [illegible] زمیں پہ سنبل — سب ہوا کھاتے ہیں گلشن میں سرو اور پیپل
پھول [illegible] روشوں پر ہیں قسم — ہاتھ میں لٹکتے ہیں ہو کے گلگوں کونپل
شجر میں پیرہن [illegible] نکل آئیں شاخیں — صورت شمع زمیں [illegible] آتا ہے خلل
ساتھ ساتھ آتے ہیں نالوں کو جگر کے ٹکڑے — شجر اور رسا میں نکل آئی کونپل
سبزہ خط سے ہوا ہے نگی سرخی لب — میں چمن سے لال ہوا [illegible] بن کے پھل
صاف اشک [illegible] پروانہ کو شاماں کی طرح — پر لگا تے ہیں جو مژگان چشم سے کاجل
[illegible] گل [illegible] آشفتہ [illegible] — کیا عجب ہے جو پریشان ہو [illegible]

داغ فرقت میں گرفتار عجب پھیر میں ہے
شمع سی ہے مری دیدۂ بیدار کنول

شاخ شمشاد پہ قمری سے کہو پھر بولا
نونہالان گلستان کو سناتی ہے غزل

غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
برج میں آج سر کشن ہے کالا بادل

خوب چھایا ہے سر گوکل و متھرا بادل
رنگ میں آج کنہیا کے ہے ڈوبا بادل

شاہد گل کا لیے ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل

سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی
روپ بجلی کا سنہرا ہے روپہلا بادل

چرخ پہ بجلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے
سبزہ چمکا کے لہراتا ہوا ہے چھایا بادل

جب تلک برج میں چھپتا ہے یہ کھلتی کا نہیں
ہے قسم کھائے اوٹھائی ہوے گنگا بادل

بجلی دو چار قدم چلکے پلٹ جاتی ہے کیوں
وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

چشمۂ مہر سے ہے عکس زر گل سے دریا
ہے تو برق سے ہے سونے کا بجرا بادل

میری آنکھوں میں سماتا نہیں یہ جوش و خروش
کبھی پیدا ہو کے دکھلاتا ہے کرشما بادل

دل بیتاب کی اولٹی سی چمک ہے بجلی
چشم پر آب کا ہے ایک کرشما بادل

نیش دل کا اوڑایا ہوا نقشہ بجلی
چشم پر آب کا دھویا ہوا خاکا بادل

اپنی کم ظرفیوں سے لاکھ فلک پر چڑھ جا
میری آنکھوں کا ہے اوترا ہوا صدقا بادل

کچھ ہنسی کھیل نہیں جوشش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

جیا مرتعش فلک سا پیر ہوا ہے لبریز — لیے آتا ہی جیا ندو ہے کا ندھا بادل
راجہ اندر ہی جیا خانے کا پانی — نغمہ ہی کا سر کیشن کنہیا بادل
بجوشش میں رحمت باری ہی چڑھا و خم کو — جیتا بشتاق سی کرتا ہے اشارا بادل
دیکھتا گر کہیں حسن کی اتنا ن و زاری — ہر گز جیتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مطلع

پھر جیا خاطر شید سے کیا طرف ابد غزل — گرمی چیکر میں سخنگو کا دماغ مختل
باغ میں ابر سیہ مست چڑھا کر آیا — جام خورشید مع میکدہ برج حمل
چشم میکش میں گلابی ہی کہ پھولا ہی گلاب — پھول کیوڑیکا کھلا ہی کہ کھلی ہی بوتل
جام سے بادہ ہی سکتے ہیں کہ رندانکو چھیڑ — دست لیے جام سے کہتے ہیں کا ہی کو نہ مل
کوہ دل کو بھی سنگدلی سے جیا — کشتی مے کو بنا امر و ساقی نے کھرل
ایسی افسردگی کیا بات ہے مرجہا نشی — غنچہ کہتا ہی لجا لو ہے کہ گلشن سے نکل
سیر میں شوق کے مصروف ہو جیا پاؤں ہی انگ — شغل میں جیا لگ سیا کو ہی جھا تجھ ہی شغل
مصر والان کو یہ ڈر ہی کہ زلیخا کے لیے — سیر بازار ہی جب لگنے لگے سودی کا خلل
می کا لاگتا ہی کیا شمع شب فکر کا پھول — چلتے چلتے ہی قلم ہاتھ سے جاتا ہی نکل
کیا جنون خیز ہی گلشن میں بہار کا لس — گر سیاہی سی کو ہر حرف کہو سودیکا خلل
ہی سخن سنگو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر — ہو گئی نقطہ کی اشارہ و خبر سب مہمل
ولیکن جیا اور سر پہ منہہ سے نکلتا ہی کچہ لوٹ — نہ وہ طالب معنی ہیں اور نہ معنی ہیں سب اکل

گٹنا ہے قید ہوا اک مقدر اوسکا — کوئی ہنڈولے پہ سمجھا اوسے سمجھے کوئی آنچل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہے کبھی جمنا پر — گھاگرا ہے کبھی گندلا کبھی سوسے کا جھول

چھینٹے پڑنے سے نہ محفوظ رہی قائم جل — ہے سمجھا خاک اوڑانی سے کوئی وحشت جنگل

ہان یہ سچ ہے کہ طبیعت نے اوڑایا جو غبار — ہوئی آئینہ مضمون کی دو چندان صیقل

رو سے معنی ہے یہ لکھنے مین بھی اعلی کیطرف — تاکتا ہے تو ثریا کی سنہری بوتل

ایک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن — ہاتھ مین جام زحل شیشۂ سر زیر بغل

گرتے پڑتے ہوے مستانہ کہان کہا پاؤن — کہ تصور بھی وہان جانکلے سر کے بل

یعنی اوس نور کے میدان مین پہونچا کہ جہان — خرمن برق تجلی کا لقب ہے بادل

تار باران مسلسل ہے ملائک کا درود — ہے تسبیح خداوند جہان عز و جل

کہین طوبی کہین کوثر کہین فردوس برین — کہین بہتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

کہین جبریل حکومت پہ کہین اسرافیل — کہین رضوان کا کہین ساقی کوثر کا عمل

کرسی عرش کے کسی سمت نہان تہ خانے — ایک طرف منظر قدرت سے عیان شیش محل

عاشق جلوہ طلبگار کہین چشم قبول — ناز معشوق کہے پردہ مین کہین حسن عمل

گلہ نیرنگی دولت سے لپکتے گلزار — برگ و باری کے ریاحین سے مہکتے جنگل

پاے تہ تخت مین سرسبز نہال اشجار — انبیا جسکی ہین شاخین ثمر فاطمہ کے پہل

گل خوش رنگ رسول مدنی عربی — زیب داماں ابد طرۂ دستار ازل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر — نہ کوئی اسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر
بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو
شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

مرجع روح امیں زیبدہ عرش بریں
حامی دین متیں ناسخ ادیان و ملل

ہفت اقلیم ولایت میں شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت میں نبی مرسل

جیسی آتا ہی لکھوں مطلع برجستہ اگر
وجد میں آ کے قلم ہاتھ سے جائے نہ اچھل

مطلع

منتخب نسخۂ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہو ثانی نہ احد کا اول

دور خورشید کا بھی حشر میں ہو جائیگا صبح
تا ابد دور محمد کا ہے روز اول

شب اسری میں تجلی سے رخ انور کے
پڑ گئی گردن رفرف میں سنہری ہیکل

سجدۂ شکر میں ہے ناصیۂ عرش بریں
خاک ہو پائے مقدس سے لگا کر صندل

افضلیت پہ تری ہے مشتمل آیات کتب
اولیت پہ تری متفق ادیان و ملل

دولت ہی تیری ہوئی شوکت ایمان محکم
تجھ سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل

بسعت جاہ میں اعلی کے ہیں سعی ادنی
مصرف جود میں اکثر کا مرادف ہے اقل

شانہ حضرت کا ہے تشدید و والامر واللیل
صاد ما زاغ البصر سرمۂ چشم اکحل

جس طرف ہاتھ بڑھیں کفر کی سمت جا میں قدم
جس جگہ پاؤں رکھیں سجدہ کریں لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانہ تنزیہ
شان بے رنگی مطلق ہے تجھے رنگ محل

ہی حقیقت کی مجاز آپ کا حیرت کا مقام
بی نیازی کو بنانا آپکا نازش کا محل

ہو سکا دو کہیں جس ... مخمور تھا | اے خدا دیکھ لے کیا ہے مری قسمت کا عمل
رفع ہو چکا تھا وحدت میں کثرت کا خلاف | میم احمد سے گیا آ کے یہ قصہ فیصل
نظر آئے مجھے احمد میں اگر وال دوئی | روز محشر ہوں الٰہی مری آنکھیں پھول
پھر اوسی طرز کی مشتاق ہے مولا جی طبع | کہہ اسی بحر میں اک قافیہ اچھا بادل

غزل

کیا جھکا کعبے کی جانب کو ہے قبلا بادل | سجدہ کرتا ہے سوئے یثرب و بطحا بادل
چھوڑ کر میکدہ ہند و صنم خانۂ برج | آج کعبہ میں بچھائے ہے مصلا بادل
سبزۂ صبح کو اندھیاری لگا کر لایا | شہسوار عربی کے لیے کالا بادل
بجا امکان میں رسول عربی دُرِّ یتیم | رحمت خاص خدا اور تعالی بادل
قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابرو سے حضور | منہ سے سر قبلے کو کعبے پہ ہوا کالا بادل
رشک سے شعلۂ رخسار کے روتی ہے برق | برق کے منہ پہ ہے رکھے ہوئے پلا بادل
دور پہنچی لب جانبخش نبی کی شہرت | سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسی بادل
چشم انصاف سے دیکھ آپ کو دندان لب | دُرِ یکتا ہے ترا گرچہ یگانہ بادل
تھا بندھا تار فرشتوں کا ورا اقدس پہ | شب معراج میں تھا عرش معلی بادل
آمد و رفت میں تھا ہمقدم برق و ہوا | عرش سرا پہ ہوئی عالم بالا بادل
ہشت اقلیم میں اہل دین کا بجا ڈنکا | تھا اثری نامہ رسالت کا گرجتا بادل
دین اسلام تو ہے تیغ دو دم سے چمکا | یا اوٹھا قبلے سے دنیا پہ ہوا کاندھا بادل

آستانہ کا ترے وہ ہے میں وہ رتبہ ہو — کہ جو نکلا تو جھکا نے سے کاندھا بادل
تو وہ فیاض ہے در پہ ترے سائل کی طرح — فلک پیر کو لایا دے کے کاندھا بادل
تیغ میدان شجاعت میں چمکتی بجلی — ہاتھ گلزار سخاوت میں برستا بادل
محسن اب سینچے گلزار مناجات کی سیر — کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

مطلع

سب سے اعلےٰ تری سرکار ہے سب سے افضل — میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل
ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیرے خالی — نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل
دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو مجھے — صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل
ہو مرا ریشہ امید وہ نخل سرسبز — جسکی شاخیں ہوں پھول ہر اک پھول میں پھل
آرزو ہے کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ — شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
نام احمد ہو زباں سے بلا ہجم بصدر — لب پہ ہو صل علیٰ دل میں مری عز و جل
روح سے میری کہیں پیار سے یوں ختم رسل — کہ مری جان مدینہ کو جو چلتی ہے تو چل
دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا مری — غم فردا کا نکر دیکھ لیا جائیگا کل
ہو اگر آئینہ رخسار سے حیرت ہو مجھ کو — گور شیشہ میں نظر آئے مجھے شیش محل
میزباں سے نکلے نکیرین کہیں گھر ہو مرا — نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل
تیغ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا — میرے ہمراہ چلے راہ عدم میں مشعل
حذف ہوں میرے گناہان ثقیل و خفیف — آئیں میزان میں جب افعال قبیح و مستقل

ہوئی شاہ رسالت سے ہوا آراستہ گیسوی سیاہ	بارش شاہد محشر ہوا اب عشق کل
صحف محشر میں تمہی سے ساتھ ہو بیڑا فلاح	ہاتھ میں بھی ہے مستانہ قصیدہ غزل
کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ	سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

قطعہ تاریخ نتیجۂ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا	جس کا ہر شعر ہے گلزار جناں کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر	مدح محبوب رسل شمع سبل ناصر گل ۱۲۹۳ھ

تقریظ دلپذیر از فصیح و بلیغ بے مثل و بے نظیر باب مدینۃ العلم جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص امیر استاد جناب معلی القاب نواب رئیس رامپور زاد اقبالہم بادام الازمنۃ والدہور

محسن نے لکھے کیسے مضمون نعت میں کیا کچھ	کہ ہر مصرع سے جلوہ ہے عیاں حسن طبیعت کا
عجب ہے آفتاب اشعار میں لوگ کہتے ہیں	عروس فکر کے سر پر بندھا سہرا فصاحت کا
عرق ریزی ہوئی طبع پاک کی یا در فشانی ہے	بھرا ہے کیا ہر شعر سے دامن بلاغت کا
ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن	سراپا ڈھل گیا ہے نور سے احمد کی حضرت کا
چراغ کعبہ کو قندیل کیسے عرش اعظم کی	گہر روشن آئینہ ہے مضمون معراج رسالت کا

نعتیں لکھی ہیں یہ مضامین کے قصیدے میں
کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا

خبر لی اونچے اونچے شاعروں کی طبع عالی نے
مثال یار رنگ بیدل کی طرح سے نام شہرت کا

ہر اک مضمون پہ کہتا ہی مشام حور جنت کی
نہیں ہیں پھول یہ ہیں عطر گلہای نکہت کا

جہاں سے دیکھو اشعار کو معلوم ہوتا ہی
کہ موجیں مارتا ہی سامنے دریا سلاست کا

اثر نعت محبوب الٰہی نے دکھایا ہی
برستا ہی ہر اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا

نظر آتا ہی یاں تشبیہ میں تنزیہ کا عالم
تعالی اللہ کثرت میں ہی پیدا رنگ وحدت کا

جو ہو فردوس کا مشتاق کہہ دو وہ یہاں آئے
کہ جو قطعہ ہی اس میں قطعہ ہی گلزار جنت کا

لکھا جو شعر ہاتھ آیا صلے میں روضۂ رضوان
شگاف خامہ سے پیراستہ ہی باغ جنت کا

مہک تخم سخن میں پھیل جاتی کیوں نہ پھولوں کی
کہ ہی سطر بلاغت سی بھرا گلشن فصاحت کا

ٹپکتا فکر کی شاخوں سی جو مضمون آتا ہی
وہ پھل ہی نخل محبوب الٰہی کی محبت کا

لکھی تاریخ اسیر اس نعت کے مجموعے کی یہ میں نے
جو صفحہ ہی وہ اک سچا صحیفہ ہی شفاعت کا
۱۳۰۱ھ

احمد ستایش و احمد ستایش کہ کتاب برکت انتساب مقبول آشفتہ دلان گیسوی محمدی و مرغوب شیفتہ طلبان روی احمدی باعث سرور و راحت یعنی گلستان رحمت بار اول در مطبع نامی واقع لکھنؤ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ھ باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد طبع گردیده لائق حصول عالی گردید

اعلان

اس مطبع مین ہر ایک قسم کی کتابین
عربی - فارسی - اردو - ناگری موجود ہین
عند الطلب شائقین علوم و تاجران کتب مطبع سے
ارسال کیجاتی ہین - جن صاحب کو کوئی کتاب طبع کرانا منظور
ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کر دیجاویگی - اگر کوئی کتاب مفید
کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی کتاب عربی - فارسی - انگریزی کا
ترجمہ اردو مین کیا ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع کریگا -
فہرست کتب و دیگر اشیاء بلا قیمت مع ٹکٹ
بھیجنے سے پیڈ [illegible] ارسال ہوگی -

المشتہر
ابو الحسنات قطب الدین احمد عفی عنہ
ماہ اکتوبر ۱۸۹۶ء

احمد شاہ
دلان گیسو